حکومت سندھ

بجٹ تقریر 2025-26

مراد علی شاہ

وزیر اعلیٰ سندھ

صوبے کی ترقی

عوام کے لئے

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1.	تعارف	3
2.	موجودہ مالی سال 2024-25 کی کارکردگی کی کچھ جھلکیاں	6-17
3.	نظر ثانی شدہ تخمینہ 2024-25	50
4.	بجٹ تخمینہ 2025-26	54
5.	بجٹ تخمینہ 2025-26 کے اہم نکات	54
6.	مالی سال 2025-26 کے نئے اقدامات	58
7.	ٹیکس اقدامات	69
8.	ریلیف اقدامات	70
9.	اختتامیہ	74

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

جناب اسپیکر:

یہ میرے لیے بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں آج اس معزز ایوان کے سامنے صوبہ سندھ کے مالی سال برائے 2025-26 کا 3450 بلین روپے کا بجٹ پیش کر رہا ہوں اور مجھے اس بات کی بھی بے حد خوشی ہے کہ میں سندھ کے عظیم عوام کی نمائندگی بھی کر رہا ہوں جنہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو اس صوبے اور آنے والی نسلوں کو ترقی دینے کے لیے مینڈیٹ دیا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ صوبہ کے عوام کی توقعات پر پورا اترنے کے لیے انتھک کوششیں کی ہیں اور اس مقصد کے لیے ہمیں شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے وژن سے تقویت ملتی ہے۔ عوام نے پی پی پی کو ہمیشہ پیار دیا ہے اور اس کی لیڈر شپ اور اس کی شاندار کارکردگی پر جو کہ 2008 سے 2023 تک واضح رہی اور جس کا عکس ہم نے 2024 کے عام انتخابات میں بھی بھاری مینڈیٹ کی صورت میں دیکھا اور اس نے پی پی پی کے عوام کی خدمت کے مشن کے بے لوث جذبے کو تقویت بخشی ہے۔

پی پی پی نے سندھ میں گذشتہ تمام انتخابات کے مقابلے میں زیادہ ووٹ حاصل کیے ہیں۔ 2018 میں سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ووٹ بینک میں 38.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2024 کے عام انتخابات میں یہ اضافہ 45.5 فیصد دیکھنے میں آیا ہے جس سے سندھ اسمبلی میں پی پی پی کو مکمل اکثریت حاصل ہوئی۔ ہم اپنے اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ صوبے کی شاندار ترقی اور اس کی خوشحالی کا سفر صدر مملکت آصف علی زرداری کی رہنمائی اور چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی طلسماتی لیڈر شپ کے سائے میں جاری رکھیں گے۔

جناب اسپیکر:

آگے بڑھنے سے پہلے میں باری تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں دشمن کے مقابلے میں مضبوطی سے ڈٹے رہنے کے لیے تحفظ، عزت اور قوت عطا کی۔ حالیہ دنوں میں ہمارے پیارے پاکستان کو مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ بلا اشتعال اور غیر منصفانہ جارحیت کا جواب دیتے ہوئے ہماری بہادر مسلح افواج، ہماری بری افواج، ہماری نیوی اور ہماری ائیر فورس نے بڑی بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ جرات کا مظاہرہ کیا اور چند گھنٹوں کے اندر ہی ہماری مسلح افواج نے جارحیت کو پسپائی، خوف کو جواں مردی اور دھمکیوں کو ایک نئی قومی یکجہتی میں تبدیل کر دیا۔ میں اپنے بہادر محافظوں کو سندھ کی جانب سے سلام پیش کرتا ہوں۔ پاکستان آپ کو سلام کرتا ہے، آپ نے نہ صرف ہماری سرحدوں کی حفاظت کی بلکہ 24 کروڑ پاکستانیوں کو نیا حوصلہ بخشا۔ میں پاکستانی قوم کے جذبے کو بھی دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو کہ آپ کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔ ان ممالک کو بھی جنہوں نے امن کے لیے اپنی آوازیں بلند کیں، ناانصافی کے خلاف آواز اٹھائی اور پاکستان کی اپنی سالمیت کے دفاع کے حق کا ساتھ دیا۔ آپ کا تعاون اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مشکل وقت میں سچی دوستی ہی ساتھ دیتی ہے۔ میں اپنی سیاسی قیادت کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر ساتھ دیا۔ اس شدید بحران کے موقع پر ہم سب متحد تھے۔ پارلیمنٹ ساتھ کھڑی رہی، فیڈریشن متحد رہی اور ہم سب نے مل کر دنیا کو دکھایا کہ پاکستان کی سالمیت سیاست سے بالاتر ہے۔

میں اپنے میڈیا کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس موقع پر ذمہ داری، ہوشمندی اور بیداری کا مظاہرہ کر کے عوامی جذبات کو دانشمندی کے ساتھ اخلاقی ستون کے طور پر رہنمائی فراہم کی۔ سندھ کے عوام اور پاکستان کے عوام آپ کی دعائیں، آپ کا صبر اور آپ کے بھروسے نے ہمارے محافظوں کو وہ قوت بخشی جس کی انہیں ضرورت

تھی۔ ہمارا اتحاد ہی ہماری ڈھال ہے اور آخر میں میں رب کریم کا شکر گزار ہوں جس نے ہمارے پیارے ملک، اس کی عوام، اس کی مسلح افواج، پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی قیادت پر بے شمار رحمتیں نازل کیں۔

جناب اسپیکر

پاکستان خوشحالی کی طرف گامزن ہے ہماری معیشت ترقی کر رہی ہے۔ ہم نے کرپٹو گلوبل اسٹیپ میں قدم رکھ دیا ہے جس سے ہمارا ملک سرمایہ کاری کے لئے ایک پرکشش مقام حاصل کر چکا ہے۔ حکومت سندھ کا مقصد ترقی کے مواقعوں کو مد نظر رکھنا اور دیگر صوبوں کے ساتھ ایک ترقی یافتہ سندھ کے مقصد کو سامنے رکھنا ہے۔ سر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ قدرتی آفات اور سیاسی اتار چڑھاؤ کے باوجود سندھ نے اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور انفرااسٹرکچر کی ترقی اور صوبہ کے کم ترقی یافتہ شعبوں کو ترقی دینے کے لئے پر عزم ہیں۔ پی پی پی حکومت کے زیر سایہ صحت کی بہتر سہولیات، اعلیٰ تعلیمی ماحول اور ٹرانسپورٹیشن کے لئے بہتر انفرااسٹرکچر کی فراہمی، نکاسی آب، آبپاشی، زراعت اور پانی کی فراہمی سوشل سیکیورٹی اور اہلیت کی بنیاد پر روزگار کی فراہمی چند ایسے ثمرات ہیں جو سندھ کی عوام کو حاصل ہو رہے ہیں۔ ایک ترقی یافتہ سندھ کے لئے ہمارا جذبہ اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہمارے پہلے تین ادوار میں اس منزل کی طرف لے کر چل رہے ہیں۔ اس سال انفرااسٹرکچر کی بہتری، خدمات کی فراہمی اور طرزِ حکومت میں بہتری اس عمل کا تسلسل ہیں۔ سندھ اپنے اہداف کے حصول کے لئے اپنے اہم کردار اور ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہے اور آئی ایم ایف کے پروگرام 2024 کے تحت صوبوں اور وفاقی حکومت کے بیان کردہ قومی مالیاتی معاہدے پر کاربند ہے۔ سندھ نے اس سال نیا ایگریکلچر انکم ٹیکس نافذ کر دیا ہے اسی طرح رخصت ہونے والے سال کی سخت مالیاتی آپریشن اور ایکسپینڈیچر مینجمنٹ ہمارے مد نظر رہے ہیں۔ مالیاتی سال 25-2024 استحکام کا سال ہے یہ اسمبلی مالیاتی سال 25-2024 کے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ اس اہم موقع پر صوبائی کابینہ اور اس معزز ایوان کے تعاون اور رہنمائی کے لئے شکر گزار ہوں جس کے باعث ہم موثر اقدامات اور سرکاری پالیسیاں نافذ کر سکیں ہیں جس کے باعث عوام مشکل سیاسی، سماجی اور معاشی غیر یقینی صورتحال کا

سامنا کرنے کے قابل ہوئی۔ میں ان خیالات کے ساتھ اس معزز ایوان کے سامنے حکومت سندھ کی رواں مالی سال 2024-25 کی کارکردگی کے بارے میں مختصر بیان کرنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر

حکومت سندھ نے رواں مالی سال 2024-25 کے مالیاتی معاملات کو 3056 بلین روپے کے متوازن بجٹ سے شروع کیا اور آئی ایم ایف کی شراکت سے اس سال کے آخر تک 299 بلین روپے سرپلس پرائمری کیش موجود تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ حکومت کے بعض ترقیاتی اخراجات کے لئے مناسب فنڈز موجود تھے اور خدمات کی موثر فراہمی کے لئے ہماری ترجیحات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بہت سے چیلنجز کا سامنا رہا۔ رواں مالی سال کے پہلے گیارہ ماہ کے دوران صوبے کو توقع تھی کہ اس کو وفاقی حکومت سے این ایف سی ایوارڈ کے حصے کے 1645 بلین روپے ملیں گے۔ تاہم اب تک صرف 1363 بلین روپے موصول ہوئے ہیں اور ہمیں 282 بلین روپے کی کمی کا سامنا ہے۔ اس نمایاں فرق کے باوجود صوبائی حکومت نے اپنی ترجیحات پر اخراجات کو کسی نہ کسی طرح قابو پایا۔ ترقیاتی اخراجات کے لئے ہم نے 665 بلین روپے جاری کئے اور امید ہے کہ جاری کردہ رقم میں سے رواں مالی سال کے اختتام پر 590 بلین روپے استعمال کر لئے جائیں گے۔ صوبے کی مالیاتی تاریخ میں اب تک ترقیاتی اخراجات پر خرچ کی جانے والی یہ سب سے زیادہ رقم ہوگی اور ہم 1400 سے زائد ترقیاتی اسکیمیں مکمل کرینگے جو تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہونگی۔

تعلیم اور صحت کے شعبوں کے لئے مشترکہ طور پر 701 بلین روپے جاری کئے گئے ہیں۔ اس مالی سال کے اختتام تک دونوں شعبوں میں سب سے زیادہ اخراجات 661 بلین روپے دیکھنے میں آئینگے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 110 بلین روپے زیادہ ہونگے۔ یہ سرمایہ کاری خدمات کی فراہمی کے شعبے میں ایک نمایاں مقام کی حامل ہے۔ تاہم این ایف سی ایوارڈ سے ملنے والی رقم کی کمی کی وجہ سے ہمیں کئی چیلنجز کا سامنا ہے خاص طور پر آئی ایم ایف کے تحت رواں مالیاتی سال میں وعدوں کو پورا کرنے میں مشکلات حائل ہیں۔

مالیاتی اور معاشی مشکلات کے باوجود ہماری حکومت بڑے عزم اور حوصلے سے آگے بڑھتی رہی اور آج میں اس معزز ایوان کے سامنے رواں مالی سال میں حاصل کردہ چند کامیابیوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ پہلے مرحلے میں صحت کے شعبہ میں حاصل کی جانے والی کامیابیوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

صحت کے شعبہ میں حاصل کی جانے والی کامیابیاں

ہمیشہ کی طرح عوام کو صحت کی بہتر اور مفت سہولیات کی فراہمی ہماری حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ رواں سال میں صحت کے شعبہ کے لئے 334 بلین روپے مختص ہیں جس میں اب تک 285 بلین روپے جاری کئے جاچکے ہیں۔ ہم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ اس بڑے پیمانے پر کی جانے والی فنڈنگ سے لوگوں کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے اور ایک ایک پیسے کو موثر طریقے سے خرچ کیا جاسکے۔

قومی ادارہ برائے امراض قلب (NICVD) کی کارکردگی

رواں مالی سال کے دوران NICVD نے پاکستان کے اعلیٰ ترین اداروں میں اپنی حیثیت کو مزید بہتر کیا ہے اور بین الاقوامی معیار کی امراض قلب کے لئے سہولیات فراہم کی ہیں۔ رواں مالی سال کے دوران NICVD نے 1.4 ملین مریضوں کو مفت علاج معالجے کی سہولیات فراہم کیں جس میں سے 160,427 مریضوں کا تعلق دیگر صوبوں سے ہے جس میں پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخواہ اور گلگت بلتستان شامل ہیں اور ان سب کو ایک جیسی صحت کی سہولیات مفت فراہم کی گئیں۔

سال 2024 میں NICVD کی اہم کامیابیاں

- 10،000 سے زائد انجیوپلاسٹی (زندگی بچانے کے لئے ضروری اقدامات)
- 4500 سے زائد ایلکیٹو اور انجیوپلاسٹی
- 1702 ایڈلٹ کارڈک سرجری

- 1450 سے زائد بچوں کے دل کی سرجری
- 2061 پیڈیاٹرک انٹروینشنل پروسیجر
- 175 اسٹروک انٹروینشل / ٹریٹمنٹ
- 299 پی ٹی ایم سی پروسیجرز (مینیملی انویسیو پروسیجر)

تشخیص اور ایمرجنسی خدمات میں NICVD نے درج ذیل سنگ میل عبور کئے

- 90،000 سے زائد ایکو کارڈیو گرافی سرانجام دیں
- 276،733 مریضوں کا ایمرجنسی میں علاج کیا
- 333،760 آوٹ پیشنٹ کنسلٹنٹ (OPD) کی سہولیات فراہم کی گئیں
- 54،347 مریضوں کو اسپتال میں داخل کیا گیا

صوبائی سرحدوں کو عبور کرتے ہوئے۔ایک تاریخ ساز عمل

اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ NICVD نے امراض قلب کے علاج کے سلسلے میں اپنی خدمات کو سندھ کی سرحدوں کے علاوہ یہ سہولیات کوئٹہ بلوچستان میں مفت پیڈیاٹرک کارڈک کی صورت میں فراہم کیں جہاں 100 سے زائد پیڈیاٹرک کارڈک سرجری اور 250 سے زائد پیڈیاٹرک انٹروینشنز فراہم کیں۔

نئے مالیاتی سال کے لئے NICVD نے درج ذیل اہداف مقرر کئے

- ستمبر 2025 تک ایک نیا آوٹ پیشنٹ ڈپارٹمنٹ کمپلیکس (OPD) جدید سہولیات اور مزید گنجائش کے ساتھ فعال ہو جائے گا۔
- اسپتال میں داخل مریضوں کو خوراک کی فراہمی کے لئے نئی میس کی سہولیات فراہم کی جائینگی۔

- ایک اعلیٰ معیار کا100 بستروں پر مشتمل ایمرجنسی روم (ER) جس کا مقصد مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے موثر طریقہ سے نمٹنا ہو گا۔
- ایکڈمک ایونٹس، کلینکل ورکشاپس اور بین الاقوامی میڈیکل تعاون کے لئے 300 افراد کی گنجائش پر مشتمل کانفرنس ہال تعمیر کیا جائے گا۔
- NICVD کو طبی شعبہ کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنے کے لئے کلینکل ٹرائل یونٹ قائم کیا جائے گا جس کا مقصد امراض قلب کی ادویات کی تحقیق اور جدت کو فروغ دینا ہے۔

سندھ ادارہ برائے امراض قلب (SICVD)

فی الحال SICVD کے نیٹ ورک میں دس اسپتال اور 29 چیسٹ پین یونٹ، 14 کیتھ لیب کی سہولیات، 9 آپریشن تھیٹرز اور 813 بستر مشتمل ہیں۔ رواں مالی سال میں SICVD کے نیٹورک نے 2 ملین سے زائد مریضوں کو علاج معالجے کی سہولیات فراہم کیں۔

- 11،419 انجیوپلاسٹی کیس شامل ہیں
- 31،852 انجیوگرافی کیس شامل ہیں
- 1،618 پیڈیاٹرک انٹروینشنز۔
- 1608 اوپن ہارٹ سرجری (ایڈلٹ)
- 537 اوپن ہارٹ سرجریز (پیڈز) شامل ہیں

اسکے علاوہ

- ٹنڈو محمد خان اور سکھر میں اسٹروک پروگرام شروع کیا گیا جس میں اب تک 100 سے زائد کیسز کا کامیابی سے علاج کیا گیا ہے۔
- ٹنڈو محمد خان میں دو نئے آپریشن تھیٹرز اور CSSD کا قیام عمل میں لایا گیا ہے

- حیدر آباد میں ایمر جنسی سینٹر کی تزین آرائش کی گئی اور اسے اپ گریڈ کیا گیا
- SICVD ٹنڈو محمد خان اور سکھر میں PTMC 90 پروسیجر انجام دیے گئے

مزید براں SICVD نیٹ ورک کے ذریعے کارڈک EP سروسز جیسے کہ عارضی پیس میکر (TPM) اور مستقل پیس میکر (PPM) متعدد مراکز پر لگائے گئے۔ ٹنڈو محمد خان اور سکھر میں جان بچانے والے آلات اور ادویات کی مفت فراہمی کے ساتھ Implantable Cardioverter Defibrillators (ICD) and Cardiac Resynchronization Therapy (CRT) کے تحت 724 (TPM) اور 548(PPM) پروسیجر کامیابی سے سرانجام دیے گئے۔ رواں مالی سال میں امراض قلب کا ایک اسپتال 65 بستروں پر مشتمل بلدیہ ٹاؤن میں جبکہ ایک چیسٹ پین یونٹ گلشن حدید میں فعال کیے گئے۔

نئے مالی سال کے لئے SICVD نیٹ ورک منصوبے کے تحت

- سکھر اور ٹنڈو محمد خان میں ہر سال تقریبا300 کیسز کے لئے Neuro Stroke Intervation کی گنجائش کو بڑھایا
- شہید بے نظیر آباد میں 30 بستروں پر مشتمل اسپتال کو 60 بستروں پر توسیع دیتے ہوئے نئی جگہ پر منتقل کرنا اور تزین آرائش شامل ہیں
- شہداد کوٹ، دادو، نگرپارکر اور سانگھڑ میں 4 نئے چیسٹ پین یونٹ کھولنا
- بلدیہ ٹاؤن اسپتال میں Cardiac surgery and Stroke Intervention شروع کرنا
- بلدیہ، سکھر اور حیدر آباد میں تین EP Labs قائم کرنا

پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز گمبٹ

GIMS پاکستان کا واحد ادارہ ہے جو پانچ انسانی اعضاء کی ایک چھت کے نیچے تبدیلی کی سہولت فراہم کرتا ہے پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز گمبٹ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیا جانے والا

میڈیکل ایجوکیشن اور کلینیکل خدمات کا وہ ادارہ ہے جو ایک ہی چھت کے نیچے یہ سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ ادارہ متعدد میڈیکل اور ہیلتھ سائنسز کے شعبے میں انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرام کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

رواں مالی سال کے دوران ادارے کی بڑی کامیابی میں شامل

- Liver Transplant Unit کی اعلیٰ معیار کے Liver Tower کی توسیع افتتاح کے لئے تیار ہے۔
- Robotic Orthoplasty کا قیام (گھٹنے اور کولہے کے جوڑ کی تبدیلی اور ریڑھ کی ہڈی کی سرجری)
- Advance Robotic Neuro Complex بشمول Brain lab اور Robotic Surgery کا قیام
- Cardiotherosic Complex بشمول Robocath کا قیام
- اعلیٰ معیار کے 17 ICU Rooms ، General ICU اور Modulor OTS کا قیام
- جیل وارڈ کا قیام
- روزانہ کی بنیاد پر 1000 سے زائد افراد (مریض اور انکے تیماردار) کو پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے منصوبے دسترخوان کے ذریعے کھانے کی فراہمی
- Cellular Therapy Center کی عمارت مکمل ہو چکی ہے اب اس میں آلات کی تنصیب کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے ان افراد کی تعداد کا ذکر کرنا چاہوں گا جنہوں نے اب تک GIMS کی سہولیات سے فائدہ اٹھایا ہے۔

جگر کی پیوندکاری

- اب تک 1227 کامیاب جگر کی پیوندکاری سرانجام دی جا چکی ہیں جس نے اس ادارے کو پاکستان کا سب سے بڑا جگر کی پیوندکاری کا پروگرام قرار دیا۔ 25-2024 میں (مئی تک) 308 ٹرانسپلانٹ سرانجام دیئے جا چکے ہیں۔

گردوں کی پیوند کاری

- اب تک گردوں کی پیوند کاری کے 344 کامیاب آپریشن کئے جاچکے ہیں۔44 کڈنی ٹرانسپلاٹ سرانجام دیے جاچکے ہیں۔

In Cochlear Implant Surgeries

- اب تک 284 cochlear Implant Surgeries کامیابی سے سرنجام دی جاچکی ہیں جس میں سے رواں مالی سال کے دوران 84 ٹرانسپلاٹ کئے گئے ہیں۔

Center of Hematology and Bone Marrow Transplant

- ٹوٹل ٹرانسپلاٹ 123 جبکہ
- 2024-25 میں 51 کیس

Departmental of Oncology

LINAC Radiotherapy Departmental ٹوٹل پیشنٹ 637

(امراض چشم)Corneal Transplant (Ophthalmology Department of GIMS)

340 کامیاب کورنسل ٹرانسپلانٹ

Rapid Response Center 2024-25

78,293 ٹوٹل پیشنٹ ان ایمرجنسی

Sindh Institute of Child Health and Neurology(SICHN)

مجھے یہ بتاتے ہوئے بہت خوشی ہورہی ہے کہ سندھ پاکستان میں نومولود بچوں کی کیئر کے حوالے سے سر فہرست ہے اور وہ یہ سہولت (SICHN) کے ذریعے فراہم کررہاہے سندھ ملک کا واحد صوبہ ہے جو اس شعبے میں سب سے زیادہ سہولیات فراہم کررہاہے۔ سب باتیں کرتے ہیں اور سندھ عمل کرکے دکھاتا ہے۔ تمام ڈویژن میں اپنے مراکز کے ساتھ SICHN ہمارے سب سے کمزور طبقے نومولود بچوں کی جانیں بچارہاہے اور یہاں اموات سے بچاؤ کی شرح کا موازنہ دنیا کے کسی بھی ترقی پذیر ممالک سے کیا جاسکتاہے۔

Sindh Institute of Child Health and Neonatology Network

اپنے قیام کے تین برسوں کے اندر اس ادارے SICHN نے ایک ملین سے زائد بچوں کو علاج معالجے کی سہولیات فراہم کی ہیں اور خدمات کا دائرہ کار 700 بستروں پر مشتمل سہولیات کے ساتھ درج ذیل مقامات پر فراہم کررہاہے۔

1۔ چلڈرن اسپتال کورنگی
2۔ چلڈرن اسپتال سکھر
3۔ نیوناٹل یونٹ جے پی ایم سی
4۔ سوبھراج میٹرنٹی اسپتال
5۔ انٹیسوکیئر یونٹس ان شہید بے نظیر آباد
6۔ مدر اینڈ چائلڈ ہیلتھ سینٹر اعظم بستی
7۔ انٹیسوکیئر یونٹس لاڑکانہ

NICU

262 کھونے بیڈز کے ساتھ پاکستان کا سب سے بڑا Neonatal Intensive Care اور دنیا کے بڑے نیٹ ورکس میں ایک نیٹ ورک ہے اور یہ ادارہ 500 گرام تک کے کم وزن نومولود بچوں کی زندگی بچانے میں مصروف عمل ہے۔

PICU

144 بستروں پر مشتمل Pediatric Intensive Care Network پاکستان کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے جو کہ پاکستان کے شدید ترین بیمار بچوں کو علاج کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

Ventilators

144 وینٹلیٹرز اور 155 ہائی فلو وینٹیلیٹرز جس کا شمار پاکستان کے سب سے بڑے نیٹ ورک میں ہوتا ہے۔

Database

HIMS کے ساتھ مرکزی نیٹ ورک سے مربوط ہے

Central lab

اسپیشل ٹیسٹنگ کے لئے لیب

Neonatal Screening

پیدائشی تھائیرائڈ اور سماعت کا اسکریننگ ٹیسٹ

Self-Generation Oxygen Plant

- سکھر چلڈرن اسپتال میں سیلف جنریشن آکسیجن پلانٹ
- سکھر میں جدید MRI مشین
- ٹریننگ آف ہیومن ریسورس

ترقی کی اس رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے حکومت سندھ فخریہ انداز میں نئے مالی سال 26-2025 میں SICHN کے اگلے منصوبے کا اعلان کرتی ہے۔ اس توسیع میں درج ذیل منصوبے شامل ہیں۔

- جامشورو میں زچہ و بچہ کی صحت کے لئے اسپتال کا قیام اور میرپور خاص میں چلڈرن اسپتال جبکہ شہداد پور، قمبر شہداد کوٹ، سجاول اور میرپور ماتھیلو میں چار اضافی سیٹلائٹ سینٹرز شروع کئے جائیں گے۔
- اس توسیعی منصوبہ کے تحت نیٹ ورک کا دائرہ کار تمام ڈویژن اور کچھ اضلاع تک پھیلایا جائے گا۔ یہ منصوبہ سیٹلائٹ مراکز کے ذریعے تمام اضلاع اور تعلقہ کا احاطہ کرے گا۔

جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر (JPMC) میں ترقیاتی اقدامات

حکومت سندھ نے اپنے شراکت داروں کے ساتھ مل کر JPMC، NICH، اور NICVD کو گزشتہ 13 سالوں میں مکمل طور پر جدید بنایا ہے۔ وفاقی حکومت کے تحت ان اداروں میں مجموعی طور پر 2,092 بستروں کی گنجائش تھی، جو اب بڑھ کر 4,041 ہو چکی ہے۔ آئندہ مالی سال میں JPMC میں 12 منزلہ میڈیکل ٹاور اور 7 منزلہ افسران وارڈ کی تعمیر مکمل ہوگی، جس سے یہ ملک کا سب سے بڑا اور دنیا کے بڑے طبی مراکز میں شامل ہو جائے گا۔

2011 میں ان تینوں اداروں میں 16 لاکھ مریضوں کا علاج ہوا تھا، جو اس سال 40 لاکھ سے تجاوز کر گیا ہے۔ ان اداروں کا سالانہ بجٹ 1.9 ارب روپے تھا، جو اب 30 ارب روپے سے زائد ہو چکا ہے۔ جدید طبی سہولیات تمام CT اسکینرز، MRI اسکینرز اور انجیوگرافی یونٹس کو مکمل طور پر فعال کر دیا گیا ہے۔ PAF-JPMC کے ساتھ مل کر ریڈی ایشن آنکولوجی (Cyberknife Tomotherapy PET-CT) کو جدید بنایا گیا ہے۔ یہ دنیا کا واحد مرکز ہے جہاں سائبر نائف اور ٹوموتھراپی کی سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے، قطع نظر قومیت، مذہب یا نسل کے 168 شہروں اور 16 ممالک کے مریضوں نے یہاں مفت علاج کروایا۔

چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی ہدایت پر، حکومت سندھ نے PAF-JPMC کو تیسرا Cyberknife خریدنے کے لیے 4.1 ملین امریکی ڈالر کی گرانٹ دی ہے۔ جدید ترین Model S7 FIM کا افتتاح چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کیا۔

ایدھی فاؤنڈیشن کے ساتھ مل کر "بلقیس عبدالستار ایدھی بریسٹ ریڈی ایشن بے" کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ 160 مریضوں کے لیے روزانہ جدید Helix Tomotherapy مشینیں نصب کی جائیں گی۔ یہ مرکز مکمل طور پر خواتین عملے کی نگرانی میں ہوگا اور آئندہ مالی سال میں فعال ہو جائے گا۔

پلاسٹک سرجری، ڈینٹل، تھیلیسیمیا، کلینیکل لیب، زچگی لیبر روم، اور کلینیکل آنکولوجی کی عمارتوں کی تزئین و آرائش مکمل ہو چکی ہے۔ آکوپیشنل تھراپی اور مصنوعی اعضا ورکشاپ آئندہ مالی سال میں مکمل ہوگی۔

JPMC نے روبوٹک سرجریز کا آغاز کیا اور Feto-Maternal & Vascular Surgery کی نئی سہولت فراہم کی۔ PACs انسٹال کیا گیا تاکہ مریضوں کے ڈیٹا کو تحقیق کے لیے محفوظ رکھا جا سکے۔

SIUT مفت طبی سہولیات کی فراہمی کا ایک مثالی ماڈل

حکومت سندھ کے تعاون سے SIUT جنوبی ایشیا کا سب سے بڑا سرکاری طبی ادارہ بن چکا ہے، جو یورولوجی، نیفرولوجی، ٹرانسپلانٹیشن، ہیپٹو- گیسٹرونٹرولوجی، آنکولوجی، اور بچوں کی صحت جیسے شعبوں میں خدمات فراہم کرتا ہے۔ 54 سالوں کے دوران SIUT نے 3.5 کروڑ مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کیں۔ یہ اب ایک 1,600 بستروں والا جدید طبی نظام بن چکا ہے، جس میں 82 ڈیپارٹمنٹس شامل ہیں۔ تقریباً 400 ڈائیلیسز مشینوں کے ساتھ SIUT ملک کا سب سے بڑا ڈائیلیسز سینٹر ہے، جو پاکستان کے 30٪ اور سندھ کے 60٪ مریضوں کو خدمات فراہم کر رہا ہے۔ یہ تمام ترقیاتی کام سندھ کے عوام کو معیاری طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے کیے گئے ہیں، جو عالمی معیار کے مطابق ہیں۔ SIUT سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن نے اب تک 7,500 سے زائد گردوں کی پیوندکاری کامیابی سے انجام دی ہے، جو اسے ملک کا سب سے بڑا گردہ ٹرانسپلانٹ مرکز بناتی ہے۔ SIUT نہ صرف زندگی بھر کی فالو اپ خدمات فراہم کرتا ہے بلکہ ادویات بھی مکمل طور پر مفت دیتا ہے۔ ادارہ پانچ lithotripters مشینوں کے ساتھ پتھری کے مرض کے علاج کے لیے ملک کا نمایاں ترین مرکز ہے۔ اس کے علاوہ، SIUT میں پانچ جدید سرجیکل روبوٹس کام کر رہے ہیں، جو شہری اور دیہی آبادی دونوں کے لیے جدید ترین روبوٹک سرجریز کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ حال ہی میں، SIUT نے پاکستان کا پہلا Harmony trans catheter pulmonary valve implantation ایک بچے میں کامیابی سے انجام دیا ہے۔

رواں مالی سال (CFY) میں SIUT نے 10 مراکز کے ذریعے 42 لاکھ (4.2 million) سے زائد مریضوں کو باوقار اور مفت علاج فراہم کیا جن میں سے 70 فیصد سے زائد مریضوں کا تعلق صوبہ سندھ سے تھا۔

SIUT (سول اسپتال) کی خدمات:

- 664,226 مریضوں کو او پی ڈی خدمات (63 او پی ڈیز فی ہفتہ + 24/7 ایمرجنسی)
- 77,099 مریضوں کو ان ڈور خدمات

- 238,152 مریضوں کو ڈائلیسز کی سہولت (150 ڈائلیسز مشینوں کے ذریعے)
- 547,735 مریضوں کو ریڈیالوجی ٹیسٹ
- 1.22 کروڑ سے زائد لیبارٹری ٹیسٹ
- 104,477 سرجیکل آپریشنز جن میں 759 روبوٹک سرجریز شامل ہیں
- 28,350 کینسر مریضوں کو ریڈیو اور کیموتھراپی سیشنز

SIUT مہرالنساء کمپلیکس میں فراہم کی گئی خدمات:

- ڈائلیسز 62,281
- او پی ڈی مریض 10,401
- داخلے (ایڈمیشن) 1,683
- آپریشنز 4,586
- لیب ٹیسٹ 52,786
- PET CT اسکین 1,626

SIUT پرائمری ہیلتھ کیئر سینٹر، کاٹھور میں خدمات:

- او پی ڈی مریضوں کو خدمات
- ہیپاٹائٹس اور ٹی بی کی اسکریننگ، کل 17,864 مریضوں کا معائنہ
- 7,500 کے قریب ریڈیالوجی ٹیسٹ
- تقریباً 64,000 لیبارٹری ٹیسٹ

ڈائلیسز کے مریضوں کا بوجھ بڑھنے کے ساتھ، SIUT نے **ڈائلیسز مشینوں اور شفٹوں میں اضافہ** کیا ہے تاکہ گردوں کی مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو بہتر سہولت فراہم کی جاسکے۔

تین سیٹلائٹ مراکز (گارڈن، ناظم آباد اور شاہ فیصل کالونی) میں **85 ڈائلیسز مشینوں** کے ذریعے **91,222 ڈائلیسز سیشنز** انجام دیے گئے۔

SIUT سکھر

SIUT چابلانی اسپتال (217 بستروں پر مشتمل) نے اپنی خدمات میں توسیع کی ہے، جس میں **ایمرجنسی، ان ڈور، ڈائلیسز اور آپریشن تھیٹر** شامل ہیں۔اس کے علاوہ، **SIUT سکھر بائی پاس پر او پی ڈی، ڈائلیسز، لیبارٹری اور ریڈیالوجی** کی سہولیات شروع ہو چکی ہیں۔ فی الحال یہاں **80 سے زائد ڈائلیسز مشینیں** مفت خدمات فراہم کر رہی ہیں۔

سکھر میں فراہم کردہ خدمات کی تفصیل:

- **او پی ڈی اور ایمرجنسی مریض** 108,758
- **داخلے** 11,487
- **آپریشنز** 20,661
- **ڈائلیسز** 80,211
- **ریڈیالوجی ٹیسٹ** 86,148
- **لیبارٹری ٹیسٹ** 14 لاکھ (1.4 million)

SIUT لاڑکانہ ڈے کیئر سینٹر

حکومتِ سندھ کی مدد سے، SIUT لاڑکانہ میں **ڈائلیسز، لیب اور ریڈیالوجی** کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ یہاں 26 **ڈائلیسز مشینوں** کے ذریعے 25-2024 میں 21,574 **ڈائلیسز سیشنز** انجام دیے گئے۔

SIUT کی نوابشاہ اور شکارپور میں معاونت

حکومتِ سندھ کے تعاون سے، SIUT نے **بینظیر انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن (BIUT) نوابشاہ** کو فعال کر دیا ہے، جہاں **او پی ڈی، ڈائلیسز، ریڈیالوجی، لیبارٹری، لیتھوٹرپسی اور سرجریز** کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

SIUT نے ان سہولیات کے لیے **عملے کو تربیت** بھی فراہم کی ہے۔ جلد ہی یہ ادارہ **یورولوجی، نیفرولوجی اور ٹرانسپلانٹ کا مکمل مرکز** بن جائے گا، جس میں **روبوٹک سہولت** بھی دستیاب ہو گی۔

SIUT نے **شکارپور** میں 10 **بستروں پر مشتمل ڈائلیسز یونٹ** کو چلانے کے لیے **مکمل معاونت** فراہم کی، جہاں 25-2024 میں **تقریباً** 2,839 **مریضوں** نے فائدہ اٹھایا۔

SIUT کے آئندہ مالی سال کے منصوبے

SIUT چلڈرن اسپتال

SIUT چلڈرن اسپتال حکومتِ سندھ اور کمیونٹی کے تعاون سے **تعمیر** کیا گیا ہے۔ بچوں کے **یورولوجی، نیفرولوجی اور کارڈیالوجی** کے آؤٹ پیشنٹ کلینک پہلے ہی شروع ہو چکے ہیں۔ یہ 300 **بستروں پر مشتمل اسپتال** جدید سہولیات سے آراستہ ہو گا، جن میں شامل ہیں:

- 9 **جدید آپریٹنگ تھیٹرز** (لیتھوٹرپسی یونٹ کے ساتھ)

- **کیتھیٹریزیشن لیب**
- **ایمر جنسی کیئر سروسز**
- 50 بستروں پر **مشتمل ڈائلیسز یونٹ**
- **ریڈیالوجی خدمات** (MRI)اور CT اسکین کے ساتھ
- مکمل سہولت سے آراستہ **لیبارٹری** (بلڈ بینک سمیت)
- **آئسولیشن رومز**
- **سرجیکل اور میڈیکل** ICU
- بچوں کے لیے **خصوصی کھیلنے کا علاقہ**

یہ اسپتال 2025-26 تک مکمل طور پر فعال ہونے کی توقع ہے۔

SIUT مہرالنساء آنکولوجی سینٹر

SIUT کے **آنکولوجی سینٹر** کی تعمیر کے لیے **حکومتِ سندھ** نے **2 ارب روپے کی اضافی گرانٹ** فراہم کی ہے۔ **یہ پانچ منزلہ مرکز** 240 بستروں پر مشتمل ہو گا۔

- حکومت سندھ اور کمیونٹی کی معاونت سے ایک **جدید ریڈیو تھراپی مشین** (**MR صلاحیت کے ساتھ**) نصب کی جا چکی ہے۔
- ایک **اضافی روایتی ریڈیو تھراپی مشین** بھی نصب کی جائے گی۔
- **کینسر او پی ڈی اور ریڈیو تھراپی سروسز** اگلے مالی سال میں شروع ہونے کی توقع ہے۔

SIUT سکھر بائی پاس آنکولوجی سینٹر

حال ہی میں، حکومتِ سندھ کی معاونت سے SIUT **سکھر بائی پاس** پر PET CT **اور سائیکلوٹرون** کی سہولیات شروع کی گئی ہیں، جو کینسر کی **تشخیص** کے لیے جدید ترین ٹیکنالوجی فراہم کرتی ہیں۔

- اگلے مرحلے میں **ریڈیوتھراپی مشین** بھی نصب کی جائے گی۔
- ان سہولیات کے ساتھ، آنکولوجی یونٹ **مکمل** فعال ہو جائے گا اور **او پی ڈی اور کیموتھراپی خدمات اگلے مالی** سال

2025-26 میں فراہم کی جائیں گی۔

سکھر بائی پاس منصوبے کا دوسرا مرحلہ

سکھر بائی پاس منصوبے کا دوسرا مرحلہ بھی آئندہ مالی سال میں شروع ہونے جا رہا ہے۔ اس کا مقصد اسے **مکمل** اسپتال میں تبدیل کرنا ہے، جہاں **یورولوجی، نیفرولوجی، ٹرانسپلانٹیشن** اور دیگر **خصوصی طبی خدمات** SIUT کراچی کے ماڈل پر فراہم کی جائیں گی۔

SIUT کے دیگر مراکز

شہید محترمہ بینظیر بھٹو یونیورسٹی (SMBBU) لاڑکانہ اور SIUT کے درمیان مفاہمتی یادداشت (MoU) کے مطابق، 200 **بستروں پر مشتمل یورولوجی سینٹر** کی تعمیر، جو **روبوٹک سرجری کی سہولت** سے آراستہ ہو گا، آئندہ مالی سال میں شروع کی جائے گی۔

دو نئے ڈے کیئر سینٹرز، جن میں ڈائلیسز اور لیتھوٹرپسی کی سہولیات دستیاب ہوں گی، رحیم یار خان اور گوجر خان (راولپنڈی) میں قائم کیے جائیں گے۔ ہر مرکز میں 30 ڈائلیسز مشینیں نصب کی جائیں گی۔

انڈس اسپتال و ہیلتھ نیٹ ورک (IHHN)

میں اس موقع پر سندھ حکومت کے اس عزم کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہم ہر شہری کو معیاری اور با آسانی دستیاب علاج کی سہولت فراہم کریں گے۔ اسی عزم کے تحت، مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ **انڈس اسپتال و ہیلتھ نیٹ ورک (IHHN)** کے لیے سالانہ گرانٹ کو **5 ارب روپے سے بڑھا کر 8 ارب روپے** کر دیا گیا ہے۔

یہ اضافہ محض مالی اقدام نہیں، بلکہ پاکستان کے سب سے **موثر اور انقلابی صحت کے اداروں** میں سے ایک **حکمت عملی کے تحت سرمایہ کاری** ہے۔

اس اضافی گرانٹ سے انڈس اسپتال درج ذیل اقدامات کر سکے گا:

- **آنکولوجی خدمات** کو وسعت دے کر بالغ افراد کے لیے **کینسر کا مکمل مفت علاج** فراہم کرنا، جس میں **کیموتھراپی، ریڈیوتھراپی، کینسر سرجری اور پالی ایٹو کیئر** شامل ہوں گے۔
- بچوں اور بڑوں کے لیے **کارڈیو تھوراسک سرجری، نیورولوجی و نیوروسرجری، ذہنی صحت کی خدمات (behavioral sciences)، ویسکیولر سرجری اور جدید آنکھوں کے علاج** جیسی خصوصی سہولیات کا آغاز تیز کرنا۔
- **ماں اور بچے کی صحت کے پروگرامز** کو بالخصوص پسماندہ علاقوں میں مزید مضبوط بنانا اور وسعت دینا۔
- **ایمرجنسی میڈیسن سروسز** (جو پاکستان کی سب سے بڑی اور جدید ہیں) کے ذریعے اپنی رسائی اور اثرات کو مزید بڑھانا۔

- پاکستان کے سب سے بڑے **مفت** Tertiary Care **ہسپتال** کو **مکمل** فعال بنانا، جہاں SAARC **ریجن کا واحد** AABB **منظور شدہ بلڈ ٹرانسفیوژن سینٹر** قائم ہے۔
- دیہی علاقوں میں بھی **معیاری اور مساوی علاج کی فراہمی** کو **ممکن** بنانا، جیسے کہ **ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اسپتال، بدین کو ایک کامیاب پبلک-پرائیویٹ پارٹنرشپ** کے تحت چلانا۔

اس شراکت داری کے ذریعے ہم یہ یقینی بنا رہے ہیں کہ ہمارے سب سے کمزور طبقات—**خواتین، بچے اور بزرگ**—دنیا کے بہترین معیار کا علاج حاصل کریں، وہ بھی **مکمل طور پر مفت**۔

ہماری **مسلسل معاونت** کے باعث، انڈس اسپتال اب پاکستان کا **سب سے بڑا چلڈرنز کینسر سینٹر** چلا رہا ہے، جو ہر سال **2,500 سے زائد بچوں** کا علاج کرتا ہے۔

یہ سینٹر جنوبی ایشیا کے بڑے پیڈیاٹرک آنکولوجی یونٹس میں شامل ہے، **جو ہمدردی اور جدید علاج** کے ذریعے ہمارے بچوں کو **زندگی کا دوسرا موقع** فراہم کر رہا ہے۔

اس شراکت داری کے تحت ہم اس بات کو یقینی بنا رہے ہیں کہ ہمارے معاشرے کے سب سے کمزور افراد—خواتین، بچے، اور بزرگ—عالمی معیار کی طبی سہولیات عزت و وقار کے ساتھ مکمل طور پر مفت حاصل کریں۔ ہماری مسلسل معاونت کے باعث، انڈس اب پاکستان کے سب سے بڑے بچوں کے کینسر سینٹر کے طور پر کام کر رہا ہے، جو ہر سال 2,500 سے زائد بچوں کا علاج فراہم کرتا ہے۔ یہ مرکز نہ صرف خطے کا سب سے بڑا بچوں کا آنکولوجی یونٹ ہے بلکہ ہمارے نونہالوں کو جدید اور ہمدردانہ علاج کے ذریعے نئی زندگی عطا کر رہا ہے۔

ہماری شراکت داری، زچگی اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کے نتائج کو بھی بہتر بنا رہی ہے۔ سندھ حکومت کی معاونت سے انڈس ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کو مربوط نگہداشت فراہم کر رہا ہے، اور پاکستان کے سب سے بڑے ماں اور بچے کی

صحت کے پروگرامز میں سے ایک چلا رہا ہے۔ اس میں صرف محفوظ زچگیاں ہی نہیں بلکہ ان خواتین کے لیے جان بچانے والی مداخلتیں بھی شامل ہیں جو پیچیدہ طبی مسائل کا شکار ہیں، بالخصوص وہ جو پسماندہ علاقوں میں رہتی ہیں۔

یہ اثرات صرف شہری علاقوں تک محدود نہیں بلکہ دیہی علاقوں تک بھی پھیل رہے ہیں۔ ضلع ہیڈکوارٹر اسپتال بدین میں انڈس نے ثابت کیا ہے کہ ایک مؤثر عوامی و نجی شراکت داری شہری و دیہی فرق کو ختم کرکے ہر شہری تک معیاری علاج کی سہولت اس کی دہلیز پر پہنچا سکتی ہے، چاہے وہ کہیں بھی رہتا ہو۔ یہ صرف ایک شراکت داری نہیں بلکہ عوامی صحت کے تصور کی نئی تشکیل ہے۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ صحت کی سہولیات ہر فرد کا حق ہیں، کوئی رعایت نہیں۔ اس مضبوط شراکت داری کے ذریعے ہم اس یقین کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں کہ کوئی بچہ، کوئی ماں، اور کوئی بزرگ پیچھے نہ رہ جائے۔

امن وامان: پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی

عوام کی سلامتی، تحفظ اور فلاح حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ چیلنجز کے باوجود، حکومت سندھ نے سندھ پولیس کو انصاف کے قیام، جرائم کے خاتمے اور ایک محفوظ معاشرہ قائم کرنے کی کوششوں میں ہر ممکن تعاون فراہم کیا ہے، جہاں ہر فرد خود کو محفوظ محسوس کرے۔

ہماری کوششیں سیکورٹی اقدامات کو مزید مستحکم کرنے، پولیسنگ کو بہتر بنانے اور اصلاحات کے نفاذ کی طرف جاری ہیں، اور اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ سندھ پولیس حکومت کے وژن اور عزم کے مطابق مجرمانہ سرگرمیوں سے نمٹنے اور آئندہ نسلوں کے لیے ایک محفوظ سندھ تعمیر کرنے میں پر عزم ہے۔

گزشتہ سال سندھ میں مجموعی طور پر امن وامان کی صورتحال پُرامن رہی اور جرائم پر مؤثر کنٹرول کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ کراچی میں اسٹریٹ کرائم کے خلاف مؤثر حکمت عملی اور مستعد تعیناتی کے نتیجے میں نمایاں کمی دیکھنے میں

آئی۔ جون 2024 کے اعداد و شمار کے مقابلے میں گاڑیاں چھیننے اور چوری کے واقعات میں 67 فیصد کمی آئی جبکہ پر تشدد اسٹریٹ ڈکیتیوں میں 54 فیصد کمی واقع ہوئی۔

سندھ پولیس نے جدید تفتیشی تکنیکوں کے استعمال سے جرائم کی نشاندہی پر توجہ مرکوز کی، جس کے نتیجے میں نشاندہی کی شرح 81 فیصد تک پہنچ گئی۔ شکارپور، کشمور، گھوٹکی اور سکھر کے کچے کے علاقوں میں ڈاکوؤں کے خلاف پولیس آپریشن کامیابی سے جاری ہے۔ 2024 میں 101 ڈاکو مارے گئے اور 672 گرفتار ہوئے جبکہ 2025 کے پہلے پانچ مہینوں میں 31 ڈاکو ہلاک اور 398 گرفتار کیے گئے۔ سندھ پولیس کے اس جارحانہ ردِ عمل کے نتیجے میں ڈاکو گروہوں کی سرگرمیوں پر مؤثر کنٹرول حاصل ہوا، خصوصاً تاوان کے لیے اغوا کے واقعات میں نمایاں کمی آئی ہے۔ تاہم، باقی ماندہ عناصر کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں تاکہ ان اضلاع کے کچے کے علاقوں میں مکمل امن بحال ہو سکے۔

سندھ پولیس نے دہشت گردی کے خلاف ایک جامع حکمت عملی اپنائی ہے، جس کا مقصد عوامی تحفظ کو یقینی بنانا اور انتہاپسند عناصر کے خطرات کو ختم کرنا ہے۔ ان کوششوں میں انٹیلیجنس پر مبنی کارروائیاں، جدید تربیت، اور ادارہ جاتی ہم آہنگی شامل ہیں، جن کے ذریعے پورے صوبے میں دہشت گردی سے مؤثر انداز میں نمٹا جا رہا ہے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں سندھ میں کسی بڑے دہشت گرد حملے کی اطلاع نہیں ملی،ماسوائے اکتوبر 2024 میں جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب چینی شہریوں کے قافلے پر ہونے والے خودکش حملے کے۔

اعلیٰ پروفائل واقعے کو سی ٹی ڈی سندھ نے نہایت کم وقت میں مؤثر انداز میں حل کیا۔ انسدادِ دہشت گردی کی کارروائیوں میں سندھ پولیس نے سال 2024 میں مختلف کالعدم تنظیموں سے تعلق رکھنے والے 210 دہشت گردوں کو گرفتار کیا، جب کہ رواں سال کے دوران مزید 42 دہشت گردوں کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس مقابلوں کے دوران 4 دہشت گرد مارے گئے۔ سی ٹی ڈی کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے اسے جدید ترین ٹیکنالوجی اور دیگر ضروری وسائل فراہم کیے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں سی ٹی ڈی میں 772 ملین روپے کی لاگت سے فیوژن سینٹر قائم کیا گیا ہے، جب کہ گاڑیوں کی خریداری کے لیے مزید 633 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

تنظیمی بہتری حکومتِ سندھ کی اولین ترجیح رہی ہے۔ قومی شاہراہوں پر سفر کرنے والے شہریوں کو احساسِ تحفظ دلانے کے لیے سندھ پولیس ہائی وے پٹرولنگ کے نام سے ایک نیا یونٹ قائم کیا گیا ہے، جسے پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر 40 بیٹس پر 71 گاڑیوں کے ساتھ 1200 اہلکاروں کی تعیناتی سے شروع کیا گیا ہے۔ مزید تفصیلی تجویز پر کام جاری ہے، جس کے تحت 2153 کلومیٹر طویل ہائی ویز پر 92 گاڑیوں (جن میں 13 اے پی سی شامل ہوں گی) اور 1900 اہلکاروں کے ساتھ باضابطہ کوریج شروع کی جائے گی۔

کراچی سمیت سندھ بھر میں سڑک حادثات کے باعث قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع کے پیش نظر ٹریفک مینجمنٹ ریفارمز کی شدید ضرورت محسوس کی گئی۔ اس ضمن میں AI سے لیس کیمروں کی مدد سے متحرک / غلط پارکنگ کی خلاف ورزیوں کی شناخت اور چالان بذریعہ ڈاک بھیجنے کے لیے 'فیس لیس ای ٹکٹنگ سسٹم' متعارف کرایا گیا۔ مقررہ مدت میں ادائیگی نہ ہونے پر جرمانہ بڑھ جائے گا۔ اس وقت 550 کیمرے نصب کیے جارہے ہیں، جن کی تعداد دسمبر 2025 تک 1300 تک پہنچنے کی توقع ہے۔

HTV/LTV لائسنسنگ کا نظام بھی بہتر بنایا گیا ہے اور اب ڈرائیونگ لائسنس کے حصول سے پہلے 30 گھنٹے کا لازمی تربیتی کورس متعارف کرایا گیا ہے، جو مجاز اداروں یا ڈرائیونگ لائسنسنگ اتھارٹی کے تحت چلنے والے اداروں سے حاصل کیا جائے گا۔ کمرشل گاڑیوں میں GPS ٹریکر، فرنٹ / ریئرویو کیمرے، ڈرائیور مانیٹرنگ کیمرہ اور سائیڈ انڈر پروٹیکشن گارڈز کی تنصیب کو بھی لازم قرار دیا گیا ہے۔ ڈرائیونگ لائسنس کے اجرا میں شفافیت اور مؤثریت یقینی بنائی گئی ہے۔ آن لائن پورٹل متعارف کرایا گیا ہے جس کے ذریعے موجودہ لائسنس کی تجدید اور لرنر لائسنس کے حصول کی سہولت دی گئی ہے (گزشتہ 3 ماہ میں 100,000 سے زائد درخواستیں موصول ہوئیں اور صارفین کو لائسنس فراہم کیے گئے)۔

گزشتہ 4 ماہ کے دوران 2,31,937 نئے لرنر لائسنس اور 51,994 مستقل ڈرائیونگ لائسنس جاری کیے گئے، جب کہ 63,604 لائسنسوں کی تجدید کی گئی۔ ڈرائیوروں کے احتساب کو یقینی بنانے کے لیے "ڈی میرٹ پوائنٹ سسٹم"

متعارف کرایا گیا ہے، جس کے تحت ہر لائسنس ہولڈر کو 30 کریڈٹ پوائنٹس دیے جائیں گے، اور خلاف ورزیوں پر پوائنٹس کم کیے جائیں گے۔ بار بار خلاف ورزی کی صورت میں لائسنس معطل یا منسوخ ہو سکتا ہے۔

پولیس اسٹیشن کو پولیسنگ کی بنیادی اکائی سمجھتے ہوئے اس کی صلاحیت میں اضافے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔ پولیس اسٹیشنز کو مالی طور پر خود مختار بنانے کے لیے بجٹ کی منتقلی کی گئی۔ رواں مالی سال کے دوران پولیس اسٹیشنز کو 3.74 بلین روپے دیے گئے جنہیں ایس ایچ اوز / ایس آئی اوز بطور ڈی ڈی او استعمال کر رہے ہیں۔ حکومت سندھ نے مالیاتی قواعد میں ترمیم کر کے سب انسپکٹر کو بطور ڈی ڈی او اختیار دیا ہے۔ پولیس اسٹیشنز کی انفرااسٹرکچر میں بہتری شروع کی گئی ہے۔ رواں مالی سال میں 31 پولیس اسٹیشنز کو 280 ملین روپے کی لاگت سے اپ گریڈ کیا گیا، جب کہ آئندہ مالی سال میں مزید 50 پولیس اسٹیشنز کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔

پولیس اسٹیشنز میں مؤثر افرادی قوت کی فراہمی کے لیے انسانی وسائل کی تقسیم کو عقلی بنیادوں پر استوار کیا گیا۔ ماضی میں پولیس اسٹیشنز پر دستیاب نفری کا صرف 45 فیصد تعینات تھا، جو انتظامی و ہیڈ کوارٹر ڈیوٹی پر مامور اہلکاروں کی تعداد کم کر کے 60 فیصد تک بڑھا دیا گیا ہے۔

پولیس اہلکاروں کے حوصلے بلند کرنے کے لیے پولیس ویلفیئر اقدامات کیے گئے، جو جرائم، دہشت گردی سے نبرد آزما ہیں اور قانون و امن کی بحالی میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکومت سندھ نے سندھ پولیس کے ملازمین کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے 4.96 بلین روپے کی لاگت سے سندھ پولیس ہیلتھ انشورنس اسکیم کی منظوری دی، جو اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن کے ذریعے چلائی جا رہی ہے۔ اس اسکیم سے عام کیٹیگری میں 15,248 پولیس ملازمین مستفید ہوئے، جب کہ 269 خصوصی کیسز (جہاں اخراجات 1 ملین روپے سے تجاوز کر گئے) بھی شامل کیے گئے۔

شہداء پیکیج کو بڑھا دیا گیا ہے اور 10 ملین روپے کا سابقہ پیکیج نظر ثانی کر کے مختلف رینکس کے لیے نیا مالیاتی پیکیج متعارف کرایا گیا، جس میں کم از کم معاوضہ 23.5 ملین روپے اور زیادہ سے زیادہ 70 ملین روپے مقرر کیا گیا ہے، ساتھ

ہی تمام شہید اہلکاروں کو ریٹائرمنٹ کی عمر تک تنخواہ کی ادائیگی اور دو قانونی ورثاء کو شہداء کوٹے پر ملازمت فراہم کی جائے گی۔

حکومت سندھ نے اپنے وژن کے تحت صوبے میں امن و امان کے قیام کے لیے انسانی وسائل کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے، بجٹ کی محدودیت کے باوجود سندھ پولیس میں بھرتیوں کی اجازت دی، جب کہ دیگر محکموں میں بھرتی پر پابندی عائد تھی۔ گزشتہ ایک سال میں 65 ڈی ایس پیز اور 10 ڈی ایس پیز (لیگل) کو سندھ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منتخب کیا گیا۔

اسی طرح، چینی باشندوں کی سیکیورٹی کے لیے اسپیشل پروٹیکشن یونٹ میں 94 اسسٹنٹ سب انسپکٹرز (ASI) کی بھرتی مکمل ہو چکی ہے اور سندھ پولیس کے مختلف یونٹس میں مزید 1821 ASIs کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ سندھ پولیس نے کانسٹیبلز کی بھرتی تھرڈ پارٹی ٹیسٹنگ سروس یعنی سکھر آئی بی اے کے ذریعے، پاکستان آرمی اور سی پی ایل سی کی معاونت سے مکمل کی۔ گزشتہ سال کے دوران 19,121 کانسٹیبلز اور 513 ڈرائیور کانسٹیبلز بھرتی کیے گئے۔ اس کے علاوہ، شہداء کوٹے پر 108 اور متوفی کوٹے پر 705 بھرتیاں ہوئیں۔ 2000 ASIs (انویسٹی گیشن) کی بھرتی کی تجویز حتمی منظوری کے مراحل میں ہے اور جلد اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

لہٰذا آئندہ مالی سال کے لیے سندھ میں سیکیورٹی اور قانون نافذ کرنے والی سرگرمیوں کے لیے بجٹ تخمینہ 179.7 ارب روپے تجویز کیا گیا ہے۔

اختتاماً، میں پورے عزم کے ساتھ اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ صوبے بھر میں امن و امان کو برقرار رکھنا ہماری اولین ترجیح ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سندھ پولیس کو مطلوبہ وسائل، تربیت اور اصلاحات فراہم کی جارہی ہیں تاکہ وہ آج کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹ سکیں۔

پیپلز انفارمیشن ٹیکنالوجی پروگرام:(PITP)

مجھے اپنی حکومت کے ایک تاریخی سنگِ میل، "پیپلز انفارمیشن ٹیکنالوجی پروگرام "(PITP) کا اعلان کرتے ہوئے انتہائی فخر محسوس ہو رہا ہے، جو حکومتِ سندھ کا فلیگ شپ منصوبہ ہے۔ یہ پروگرام سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے تین نمایاں جامعات:

- این ای ڈی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی، مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو، سکھر آئی بی اے یونیورسٹی کے اشتراک سے شروع کیا گیا۔

PITP کے پہلے مرحلے کے تحت، حکومتِ سندھ نے اپنی "پرو-پوور انیشی ایٹو" کے طور پر 500 ملین روپے کی سرمایہ کاری کی، جو مذکورہ تینوں جامعات میں مساوی طور پر تقسیم کی گئی۔ یہ محض مالی سرمایہ کاری نہیں تھی بلکہ ہماری نوجوان نسل کو بدلتی ہوئی دنیا میں ترقی کے لیے درکار ڈیجیٹل مہارتوں سے لیس کرنے کا عزم تھا۔

خوشی کے ساتھ عرض ہے کہ یہ عزم غیر معمولی نتائج دے چکا ہے۔ ہمارا ہدف 14,428 طلبا کی تربیت تھا، جبکہ ہم نے یہ ہدف عبور کرتے ہوئے 14,565 طلبا کو تربیت دی۔ ان میں سے 4,350 سے زائد فارغ التحصیل نوجوانوں نے روزگار حاصل کر لیا ہے، جو سندھ کی معیشت میں اندازاً 49 ملین روپے کی براہ راست شراکت کر رہے ہیں۔

تربیت کی تقسیم کچھ یوں رہی:

- NED: 4,503 طلبا
- MUET: 4,504 طلبا
- سکھر آئی بی اے: 4,558 طلبا

نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبا کو انعامات سے نوازنے اور میرٹ کو فروغ دینے کے لیے 300 گوگل کروم بُک دی جا رہی ہیں۔

PITP صرف اعداد و شمار کا کھیل نہیں، بلکہ مساوات، مواقع اور شمولیت کا عکاس ہے۔ خواتین کی شرکت قابلِ ستائش رہی:

- سکھر آئی بی اے میں 40 فیصد
- NED میں 36 فیصد
- MUET میں 33.6 فیصد

MUET کے 62 فیصد شرکاء دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے تھے، جو شہری اور دیہی سندھ کے درمیان ڈیجیٹل فرق کو ختم کرنے کی ہماری کوششوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس کامیابی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، مجھے خوشی ہے کہ PITP کا دوسرا مرحلہ ایک وسیع تر وژن کے ساتھ شروع کیا جا رہا ہے۔

تقریباً 1,400 ملین روپے کے بجٹ سے PITP-II کا آغاز کیا جا رہا ہے، جس کے تحت 12 جدید آئی ٹی شعبوں (ڈیٹا سائنس، مصنوعی ذہانت، سائبر سیکیورٹی، فل اسٹیک ڈیولپمنٹ وغیرہ) میں 35,000 طلبا کو تربیت دی جائے گی۔

PITP-II کی شراکت دار جامعات اور تربیتی ہدف:

- NED:12,000 طلبا
- MUET جامشورو:8,000 طلبا
- QUEST بینظیر آباد:7,000 طلبا
- سکھر IBA: 8000 طلبا

اعلیٰ کارکردگی پر 5 فیصد شرکاء کو 1,750 گوگل کروم بُک دی جائیں گی۔ ہمیں امید ہے کہ کم از کم 40٪ فارغ التحصیل افراد روزگار حاصل کریں گے، جن کی اوسط ماہانہ آمدن 60,000 روپے ہوگی۔ اگلے پانچ سالوں میں اس منصوبے سے تقریباً 5,040 ملین روپے کا سماجی و معاشی منافع حاصل ہوگا، یعنی ہماری سرمایہ کاری پر 3.6 گنا واپسی۔

پی آئی ٹی پی فیز II– صرف تربیتی پروگرام نہیں بلکہ پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے حصول کی جانب ایک بڑی پیشرفت ہے، خاص طور پر ہدف 4 (معیاری تعلیم)، ہدف 8 (باصلاحیت روزگار اور معاشی ترقی) اور ہدف 10 (عدم مساوات میں کمی)۔ اس اقدام کے ذریعے ہم نہ صرف ایک باصلاحیت افرادی قوت تیار کر رہے ہیں بلکہ ایک ایسا مستقبل بھی تشکیل دے رہے ہیں جہاں سندھ کا ہر نوجوان، چاہے اس کا تعلق کسی بھی صنف یا علاقے سے ہو، مساوی مواقع حاصل کر سکے۔

آخر میں، میں تمام شراکت داروں—جامعات، صنعت، سول سوسائٹی، اور ترقیاتی اداروں—کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس ڈیجیٹل تبدیلی کے سفر میں ہمارا ساتھ دیں۔ ہم سب مل کر اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ سندھ ایک ایسا خطہ بن جائے جو پاکستان میں شمولیت، ٹیکنالوجی سے چلنے والی اور مستقبل کے لیے تیار ترقی کی مثال ہو۔

تعلیمی خدمات

تعلیم انسانی وسائل کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان کی تقریباً 67 فیصد آبادی 30 سال سے کم عمر پر مشتمل ہے، جس کی بنیاد پر یہ دنیا کے سب سے نوجوان ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ سندھ اس سنہری موقع کو استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ آبادیاتی فوائد سے بھرپور استفادہ کیا جا سکے۔

سندھ پبلک فنانسنگ کے لحاظ سے تمام صوبوں میں سرفہرست ہے۔ اس سال ہم نے بنیادی سطح سے لے کر یونیورسٹی اور طبی تعلیم تک تعلیمی اداروں کو فنڈز فراہم کیے۔ ہمارا مقصد 2030 تک ایس ڈی جی-4 کے مطابق شمولیتی، مساوی اور معیاری تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

الحمد للہ ، ہم نے رواں مالی سال کے دوران 74929 اساتذہ (پی ایس ٹی، جے ای ایس ٹی، سبجیکٹ اسپیشلسٹس، ہیڈ ماسٹرز) کی تقرری کو مکمل کیا ہے۔ مزید 2315 ایس ایس ٹیز، 790 سبجیکٹ اسپیشلسٹس (بی ایس-17)، 1188 ارلی چائلڈہڈ اساتذہ اور 1237 جونیئر سائنس ٹیچرز (بی ایس-14) کی تقرری کا عمل جاری ہے۔

ابھی تک 500 فارمل ایجوکیشن سینٹرز قائم کئے جا چکے ہیں جن سے تقریباً اسکول نہ جانے والے 15000 بچوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس سلسلے میں 1.5 بلین کی رقم مختص کی گئی ہے تاکہ اگلے مالی سال کے دوران اس کو مزید آگے بڑھایا جاسکے۔ تعلیم کے شعبہ میں اس سال کے دوران کچھ نمایاں اخراجات درج ذیل ہیں:

I. سندھ حکومت تمام سرکاری اور شراکت دار اسکولوں میں پری-پرائمری سے میٹرک تک کے تمام طلبہ کو مفت درسی کتابیں فراہم کرتی ہے۔ موجودہ مالی سال میں مفت درسی کتابوں کی تقسیم پر 7.5 ارب روپے خرچ کیے گئے۔ اگلے مالی سال کے لیے 5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

II. سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت اسکولوں کے لیے 15.6 ارب روپے خرچ کیے گئے۔ SEF کے ذریعے سندھ حکومت نے 3000 اسکولوں اور مراکز کے نیٹ ورک کے ذریعے تقریباً 10 لاکھ بچوں تک معیاری تعلیم کی رسائی میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ SEF تیز رفتار ڈیجیٹل لرننگ پروگرام پر 3 ارب روپے خرچ کیے گئے۔ جبکہ اگلے مالی سال کے لیے یہ رقم بڑھا کر 19.1 ارب روپے کی جارہی ہے۔

III. 800 ملین روپے طالبات کے وظائف کے لیے خرچ کئے گئے تاکہ ان کی اسکولوں میں حاضری بہتر بنائی جاسکے۔ اسکول مینجمنٹ کمیٹیوں کے لیے 1.2 بلین روپے خرچ کئے گئے جو پرائمری، مڈل اور ہائر لیول پر بہتر تعلیمی ماحول برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوئی اسی رقم کو اگلے مالی سال میں بھی برقرار رکھا گیا ہے۔

IV. 1.7 ارب روپے تعلیمی شعبے کے منصوبے کی عمل درآمد سرگرمیوں اور EU کے زیرِ فنڈ شدہ DEEP پروجیکٹ کے تحت سیلاب سے متاثرہ اسکولوں کی بحالی کے لیے مختص کیے گئے۔

V. 4.2 ارب روپے ASPIRE پروگرام کے تحت سرگرمیوں کے لیے خرچ کیے گئے اگلے مالی سال میں ان سرگرمیوں کے لیے 5.5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

VI. اب تک تقریباً1312 نئے اسکولز کی عمارتوں کو مکمل کر لیا گیا ہے۔ مزید 5243 سیلاب / بارش سے متاثرہ اسکول بحالی کے مراحل میں ہیں جن کو یوروپین یونین ، یونیسیف، اے ڈی بی ، ورلڈ بینک اور جائیکا کے تعاون سے بحال کیا جارہا ہے۔

VII. اسکولوں کے فرنیچر کی مرمت اور بحالی کے لئے 6 بلین روپے خرچ کئے گئے۔

VIII. سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سال سندھ کی اعلیٰ تعلیم پر خرچ کی گئی رقم 34.6 بلین تک تھی، جو کہ تمام صوبوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔

IX. ترقیاتی اخراجات کے لیے 26.3 ارب روپے فراہم کیے گئے اس سال توجہ پرائمری اسکولوں کی اپ گریڈیشن، پرائمری سطح پر کمپیوٹر تعلیم کے آغاز، اور ترجیحی تعلیمی اداروں کی تعمیر پر مرکوز رہی۔ غیر ملکی امدادی منصوبوں کے تحت 8.7 ارب روپے سندھ میں ابتدائی تعلیم کے فروغ کے لیے کلاس رومز کی تبدیلی کے لئے فراہم کیے گئے۔

X. سندھ سیکنڈری ایجوکیشن اور اسکول بحالی منصوبوں پر 5.0 ارب روپے خرچ کیے گئے۔ SLELCT پروگرام کے تحت 2024-25 میں تقریباً23000 اساتذہ کی تربیت کی گئی۔

XI. سندھ، یونیسف کے تعاون سے "ابتدائی بچپن کی نگہداشت و تعلیم کی پالیسی "اور "بنیادی سیکھنے و عددی مہارت کی پالیسی 2024 "شروع کرنے والا پہلا صوبہ ہے۔ جبکہ 2500 ECCE اساتذہ کی تربیت اور 1000 ECCE کلاس رومز قائم کیے گئے، جہاں 205478 طلبہ کا اندراج ہوا۔ پہلے مرحلے میں منتخب اضلاع میں "طلبہ حاضری کی نگرانی اور اصلاحی نظام "کا آغاز کیا گیا۔

XII. Adopt اسکول پروگرام کے تحت 94 ارکانِ پارلیمان نے پہلے مرحلے میں 17 اضلاع کے 202 اسکولوں کو اپنایا، جس سے بہتر انتظام اور ملکیت کو فروغ ملا۔ اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پہلی بار 12,000 نجی اسکولوں کی مردم شماری کی، جس میں تقریباً40 لاکھ طلبہ کا احاطہ کیا گیا۔ 10٪ فری شپ پالیسی نافذ کی گئی، جو 162,350 مستحق طلبہ کو فائدہ پہنچائے گی۔

پائیدار مقامی حکومت کا نظام

حکومت سندھ پائیدار مقامی حکومت کے نظام کی ترقی میں مدد فراہم کرنے کے لیے پر عزم ہے۔ رواں سال لوکل کونسلز کو OZT شیئر سمیت 148 ارب روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی ہے تنخواہوں میں مجموعی طور پر 30٪ اضافہ میونسپل، ٹاؤن کمیٹیوں اور ضلعی کونسلز کے بجٹ میں 25٪ اضافہ پنشن میں 10٪ اضافہ کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (KMC) کو موجودہ مالی سال میں 26 ارب روپے کی فراہمی کی گئی تاکہ وہ اپنے آپریشنل اخراجات پورے کرے اور ترقیاتی ضروریات کو پورا کر سکے۔ پاکستان کے سب سے بڑے میٹروپولیٹن کراچی کو مزید مستحکم بنانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ سندھ لوکل گورنمنٹ بورڈ کے پنشنرز کی سہولت کے لیے 827 ملین روپے فراہم کیے گئے۔

موجودہ مالی سال میں ضلعوں کے ADP کو 30 ارب روپے سے بڑھا کر 55 ارب روپے کیا گیا۔ اس میں سے 38.8 ارب روپے سندھ کے اضلاع کے انفراسٹرکچر، نکاسی آب، پانی کی فراہمی اور سڑکوں سے متعلق مختلف ترقیاتی اسکیموں کی تکمیل کے لیے دیے گئے۔ حیدرآباد ضلع میں شہر کی اندرونی سڑکوں کی مرمت کے لیے 500 ملین روپے مختص کیے گئے۔

ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن

حکومت نے 30 جون 2025 تک تمام ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے واجب الادا پنشن جاری کرنے کے لیے 35.2 ارب روپے خرچ کیے۔ 25-2024 کے مالی سال سے نئی تعیناتیوں کے لیے ڈیفائنڈ کنٹریبیوشن پنشن اسکیم کو اپنایا گیا۔

حیدرآباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی (HDA) کے ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن کی ادائیگی کے لیے 500 ملین روپے خرچ کیے گئے۔ لاڑکانہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ملازمین کی پنشن واجبات کے لیے 82 ملین روپے فراہم کیے گئے۔

ملازمین کے اہلِ خانہ کے لیے مالی معاونت

دورانِ ملازمت وفات پانے والے سرکاری ملازمین کے اہلِ خانہ کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ان کی مالی مدد کے لیے 4.4 ارب روپے جاری کیے گئے۔

کھیلوں اور ثقافتی سرگرمیوں کا فروغ

رواں سال 4.7 ارب روپے ثقافتی یادگاروں کے تحفظ، لائبریریوں کی دیکھ بھال، صحت مند کھیلوں اور ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ، اور مختلف کھیلوں کے ایونٹس کے انعقاد پر خرچ کیے گئے، جن میں سٹریٹ چلڈرن اسپورٹس، تھر جیپ ریلی، قومی کھیل، کراچی میں اسکواش و باکسنگ چیمپئن شپ شامل ہیں۔ عالمی سطح پر ملک کا نام روشن کرنے پر اولمپک گولڈ میڈلسٹ ارشد ندیم اور شہیر آفریدی کو بھارت کے خلاف WBA ٹائٹل جیتنے پر خصوصی انعامات دیے گئے۔ پاکستان کی پہلی خاتون پروفیشنل باکسنگ ٹائٹل ہولڈر محترمہ عالیہ سومرو کو بین الاقوامی مقابلے میں شرکت کے لیے 4.65 ملین روپے فراہم کیے گئے۔

ورلڈ کلچر فیسٹیول کراچی 2024 ایک تاریخی ایونٹ تھا جس میں 44 ممالک کے 450 سے زائد فنکار شریک ہوئے۔ فیسٹیول نے پاکستان کو عالمی ثقافتی نقشے پر نمایاں اور مثبت انداز میں اجاگر کیا۔ ہماری ثقافتی وراثت، تخلیقی صلاحیت، مہمان نوازی، اور دل کھول کر استقبال کی داستانیں عالمی سطح پر گونجیں۔ 180 ملین افراد نے آن لائن اس فیسٹیول کو دیکھا جبکہ لاکھوں افراد نے اسے براہِ راست تجربہ کیا۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا ثقافتی سفارتی اقدام ثابت ہوا۔

اب اس تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے نومبر 2025 میں اگلا ایڈیشن منعقد ہوگا، جس میں 100 سے زائد ممالک کے فنکار شریک ہوں گے، جن میں یورپ، شمالی و وسطی امریکہ، افریقہ، اور مشرق وسطیٰ کے نمائندے شامل ہوں گے۔

معذور افراد کے لیے مواقع کی تخلیق (DEPD)

حکومت سندھ معذور افراد کو مساوی مواقع فراہم کرنے اور انہیں معاشرے کا موثر حصہ بنانے کے لیے رواں سال 4.8 ارب روپے خرچ کر چکی ہے۔ معذور بچوں کی نقل و حرکت میں حائل رکاوٹوں کے حل کے لیے خصوصی گاڑیوں کی خریداری کا بندوبست کیا گیا، تاکہ وہ محفوظ اور قابلِ اعتماد انداز میں تعلیمی و بحالی مراکز تک رسائی حاصل کر سکیں۔ یہ تمام اقدامات بچوں کو تعلیم، معاشرے اور ترقی کے مرکزی دھارے میں شامل کرنے کی مکمل اور جامع کوششوں کا حصہ ہیں۔

سینٹر فار آٹزم ریہیبلیٹیشن اینڈ ٹریننگ سندھ (C-ARTS)

سندھ میں پہلے آٹزم سینٹر کی کامیابی کے بعد، حکومت سندھ نے اس کے دائرہ کار کو دیگر شہروں تک توسیع دی۔ مالی سال 25-2024 کے دوران مزید C-ARTS مراکز فعال کیے گئے ہیں۔ جن میں

- کراچی کے تین C-ARTS مراکز
- ARTS حیدرآباد
- C-ARTS گمبٹ انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز
- C-ARTS نوابشاہ (شہید بینظیر آباد)
- C-ARTS سکھر اور
- C-ARTS لاڑکانہ شامل ہیں۔

آئندہ تین ماہ میں فعال ہونے والے نئے C-ARTS مراکز:

- C-ARTS ٹنڈو محمد خان
- C-ARTS کراچی سینٹرل

مزید اضلاع میں C-ARTS مراکز کے قیام پر کام جاری ہے، تاکہ جلد ہی صوبے کے ہر ضلع میں یہ سہولت دستیاب ہو سکے۔

نئے خصوصی تعلیمی مراکز کیاڑی (کراچی)، دوڑ، شہید بینظیر آباد، مورو، نوشہرو فیروز، رتوڈیرو، لاڑکانہ، ٹھٹھہ، ماتلی، قمبر اور آباد سجاول رپور قائم کیے گئے ہیں۔

درج ذیل مراکز کو بحال کیا گیا:

- RCMC سکھر
- GSE&RC کورنگی، کراچی
- GSE&R کمپلیکس گلستانِ جوہر، بلاک 15، کراچی
- GSE&R کمپلیکس میرپور ماتھیلو

- C-ARTS شمولیتی پارکس ملیر، لانڈھی، نارتھ کراچی

موجودہ مالی سال کے اختتام تک مکمل ہونے والی 2 نئی اسکیمز:

1۔ شمولیتی پارک ST-14 پارک، بلاک 5، کلفٹن کراچی

2۔ PD & ID سینٹر، لاڑکانہ کی بحالی

سندھ انسٹیٹیوٹ آف فزیکل میڈیسن اینڈر یہیبلیٹیشن (SIPM&R)

رولز آف بزنس میں ترمیم کے ذریعے SIPM&R کو محکمہ صحت سے DEPD (معذور افراد کی ترقی کا محکمہ) کے تحت منتقل کر دیا گیا ہے، تا کہ معذور افراد کے لیے خدمات کی فراہمی پر بہتر توجہ دی جا سکے۔

گرانٹ اِن ایڈ

محکمہ DEPD صوبہ سندھ بھر میں معذور بچوں کی خدمت کرنے والی 10,500 سے زائد بچوں کو خدمات فراہم کرنے والی NGOs کی معاونت کر رہا ہے، جس کے لیے حکومت سندھ نے 2.9 ارب روپے مختص کیے ہیں۔

غریب دوست (Pro-Poor) اقدام

986 ملین روپے شراکت دار NGOs کو فراہم کیے گئے تا کہ معذور افراد کے لیے نئے مراکز قائم کیے جا سکیں یا موجودہ خدمات میں توسیع کی جاسکے:

I. 20 نئے مراکز کا قیام

II. 15 مراکز کی گنجائش میں اضافہ

معذور بچوں کو معاون سازوسامان فراہم کرنے کے لیے شراکت دار اداروں کو 400 ملین روپے فراہم کیے گئے تا کہ ان کی سیکھنے اور تربیت کے عمل کو آسان بنایا جاسکے

(55 NGOs کو معاون آلات کی فراہمی کے لیے مالی معاونت دی گئی)

PWDs پر کام کرنے والی NGOs اور سرکاری اداروں کو ریگولر بجٹ کے تحت 1,546.228 ملین روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی۔

سندھ انسٹیٹیوٹ آف فزیکل میڈیسن اینڈ ریہیبلیٹیشن (SIPM&R)

- اس ادارے کی توسیع کا منصوبہ زیرِ تکمیل ہے۔
- SIPM&R نوابشاہ افتتاح کے لیے تیار ہے۔
- SIPM&R لاڑکانہ اگلے 2-3 ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔
- کراچی میں ایک اور یونٹ پر کام جولائی 2025 میں شروع ہو گا۔

انکلوسو ایجوکیشن

"ڈائریکٹوریٹ آف انکلوزیو ایجوکیشن " قائم کیا گیا ہے، تاکہ ہلکی نوعیت کی آٹزم یا سست سیکھنے والے بچوں کو مرکزی تعلیمی نظام میں شامل کیا جا سکے۔

23 گاڑیوں کی خریداری

- 23 **خصوصی گاڑیاں** معذور بچوں کے لیے آمد و رفت کو آسان بنانے کے لیے خریدی گئیں، جن کی مالیت 350.80 **ملین روپے** ہے۔
- یہ گاڑیاں خصوصی تعلیم و بحالی مراکز میں سروس فراہم کر رہی ہیں

انکلوسو اسپورٹس اور پارکس

حکومت سندھ نے Clifton Block-5، سعود آباد ملیر، لانڈھی اور نارتھ کراچی میں موجود پارکس کو C-ARTS کے طور پر انکلوسو پارکس میں تبدیل کرنے کے لئے 80 ملین روپے مختص کیے ہیں۔

انکلوژیو سٹی (DEPD)

حکومت سندھ نے ایک پیشرفت پسند منصوبہ "انکلوژیو سٹی برائے معذور افراد "کے قیام کا آغاز کیا ہے۔ 75 ایکڑ رقبے پر محیط یہ شہر شاہراہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ، ڈیفنس ایریا کے قریب واقع ہو گا۔ اس شہر میں جدید کلینک، بحالی مراکز، تعلیمی و تربیتی ادارے، نفسیاتی سپورٹ، تفریحی سہولیات، انکلوژیو پارکس اور گرین بیلٹس شامل ہوں گی۔

معروف آرکیٹیکٹ ارشد شاہد عبداللہ کو ماسٹر پلان کی تیاری کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ حکومت سندھ نے اس منصوبے کے لیے ابتدائی طور پر 5 ارب روپے مختص کیے ہیں، جو تین سالوں میں مکمل ہو گا۔
اس منصوبہ کی گورننس اور ماہرانہ جائزہ کے لئے اعلیٰ سطح کا بورڈ آف ڈائریکٹرز بھی قائم کیا گیا ہے، جن میں جناب سلطان علی الانہ، جناب مشتاق احمد چھاپرا، جناب منیر کمال، جناب مروین فرینسس لوبو اور متعلقہ سرکاری افسران شامل ہیں۔ یہ منصوبہ معذور افراد کی عزتِ نفس، خود مختاری، اور معاشرتی شمولیت کو فروغ دینے کی ایک نمایاں کاوش ہے۔

مالی سال 2025-26 میں متوقع توسیع

الف۔ C-ARTS نیوروریہیب کمپلیکس 2025-26 کا قیام / تکمیل:

- میرپور خاص
- شہید بینظیر آباد (نوابشاہ)
- سکھر
- لاڑکانہ
- کراچی سینٹرل
- ٹنڈو محمد خان
- رہائشی سہولت: کورنگی
- اجالا C-ARTS -
- DHA فیز VIII کراچی میں "اجالا C-ARTS" - پر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

ب۔ سندھ انسٹیٹیوٹ آف فزیکل میڈیسن اینڈ ریہیبلیٹیشن (SIPM&R) کا قیام / تکمیل

- SIPM&R لاڑکانہ
- SIPM&R سکھر
- ADP اسکیم کے تحت بحالی مراکز کا قیام / تکمیل

نئے مراکز کے مقامات:

- کراچی، کورنگی
- بدین
- ٹنڈو محمد خان
- شہدادپور
- جیکب آباد
- مورو
- دوڑ (نوابشاہ)
- مِٹھی

پیپلز ہاؤسنگ پروگرام "کے ذریعے رہائش کی فراہمی

"سندھ پیپلز ہاؤسنگ فار فلڈ ایفیکٹیز "پروگرام نے سندھ کا منظرنامہ یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ یہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے سب سے بڑے قدرتی آفات کے بعد رہائشی تعمیراتی منصوبوں میں سے ایک ہے۔ میں اس کامیابی کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری کے نام کرتا ہوں جنہوں نے اپنے نانا ذوالفقار علی بھٹو کے خواب "روٹی، کپڑا اور مکان "کو حقیقت میں بدل دیا۔ سال 2022 سے اب تک 560,000 سے زائد مکانات تعمیر کیے جا چکے ہیں جن پر 848 ملین امریکی ڈالر (تقریباً 237 بلین روپے) خرچ ہوئے، جن میں سے 128 بلین روپے صرف موجودہ مالی سال میں خرچ کیے گئے۔ مزید 11 لاکھ نئے مکانات مختلف مراحل میں زیر تعمیر ہیں، اور اگلے مالی سال 2025-26 تک یہ تعداد 15 لاکھ مکمل مکانات تک پہنچنے کی توقع ہے۔ حکومت سندھ نے 13 لاکھ سے زائد مستحقین کے بینک اکاؤنٹس کھولے ہیں تاکہ 1 کروڑ 23 لاکھ سے زائد متاثرین کی بحالی ممکن بنائی جا سکے۔ جو کہ 154 ممالک کی آبادی سے زائد ہے۔ رہائشی تعمیر نو کے لیے گرانٹس براہ راست مستحقین کے بینک اکاؤنٹس میں منتقل کی جا رہی ہیں۔ تمام مستحقین اس عمل کے لئے مکمل طور پر مجاز ہیں کہ وہ تعمیراتی مواد خرید سکیں اور مستریوں کی خدمات حاصل کر

سکیں، جو اس منصوبے کی اہمیت، شفافیت اور کارکردگی کو اجاگر کرتا ہے۔ گھروں کے ساتھ ساتھ ہم پانی، صفائی، اور حفظانِ صحت (WASH) کی مداخلتوں کی بھی حمایت کر رہے ہیں تاکہ 564,000 افراد کو صاف پانی اور بیت الخلا کی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سب سے اہم پہلو تقریباً 800,000 خواتین مستفید کنندگان کا بااختیار بنانا ہے، جن میں خواتین کی زیرِ قیادت گھرانے شامل ہیں، جو اپنے ذاتی اکاؤنٹس چلائیں گی اور انہیں زمین کی ملکیت "سند" کے ذریعے دی جائے گی۔

کراچی میں نالہ متاثرین کے لیے گھروں کی تعمیر

رواں برس ہم نے کراچی میں مناسب طریقے سے گجر نالے کے متاثرین کو معاوضہ کی ادائیگی کی۔ تخمینہ کے مطابق گھروں کی تعمیر میں مجموعی طور پر 10.1 بلین روپے خرچ کیے گئے۔ 80 مربع گز کے ایک گھر پر آنے والی لاگت 1.45 ملین روپے کے حساب سے گجر، محمود آباد اور اورنگی نالے کے متاثرین کو کمشنر کراچی کے ذریعے ادائیگی کی گئی۔

صوبائی انٹیلیجنس سینٹر کا قیام

رواں سال حکومت سندھ کی جانب سے صوبائی انٹیلی جنس فیوژن اینڈ تھریٹ اسیسمنٹ سینٹر (PIFTAC) قائم کیا گیا، ایسا پلیٹ فارم جو تمام متعلقہ انٹیلیجنس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے انٹیلیجنس رپورٹ جمع کرے گا۔ اس ضمن میں آغاز کے لیے 200 ملین روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ قومی اور بین الاقوامی مہمانوں، مندوبین، بالخصوص چینی انجینئرز، کو سیکورٹی کی فراہمی کے لیے بلٹ پروف گاڑیوں کی خریداری کے لیے 400 ملین روپے فراہم کیے گیے ہیں۔ اور کچے میں ڈاکوؤں کے خاتمہ کے لیے 342 ملین روپے رواں سال فراہم کیے گئے ہیں۔

پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ منصوبے(PPP)

جناب اسپیکر،

حکومت سندھ نے 625 بلین روپے مالیت کے PPP منصوبوں کے لیے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے جو ابھی مختلف مراحل میں ہیں۔ یہ متاثر کن نمو 2010 میں 6 بلین روپے سے بڑھ کر 2025 میں 625 بلین روپے تک پہنچ چکی ہے۔

منصوبے مختلف شعبہ جات کا احاطہ کرتے ہیں جس میں تعلیم، صحت، سڑکیں، پل، پانی، توانائی، ٹرانسپورٹ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، صنعت اور صنعتی زون، زراعت، اور جنگلات شامل ہیں۔

ابھی 190 بلین مالیت کے منصوبے تعمیراتی مراحل میں ہیں جبکہ دیگر منصوبے جن کی لاگت 365 بلین روپے کے قریب ہے سرمایہ کاری کی اجازت Investor Solicitation اور فیزیبیلٹی کے مرحلے میں ہیں جو مارچ 2026 تک پبلک پرائیویٹ پارٹنر کو ایوارڈ کر دی جائے گی۔

رواں سال 65 بلین روپے کے اخراجات پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر کئے جا چکے ہیں۔

نمایاں سنگ میل حاصل کرنے والے سال 2024-25 کے اہم منصوبے:

شاہراہ بھٹو ایکسپریس وے منصوبہ:

پہلے حصے کو شاہ فیصل تک جزوی تکمیل کے بعد 11 جنوری 2025 کو منصوبے کا آغاز کر دیا گیا۔ پہلا مرحلہ جس کا آغاز قیوم آباد سے قائد آباد تک ہو رہا ہے افتتاح جون 2025 کو کر دیا جائے گا۔ منصوبہ سٹی سینٹر سے کراچی حیدرآباد موٹروے تک رسائی کو ممکن بناتے ہوئے کراچی میں ٹریفک کی آسان سہولیات فراہم کرے گا۔

M9-N5 لنک روڈ منصوبہ:

یہ منصوبہ کافی حد تک مکمل ہو چکا ہے اور منصوبے کے ابتدائی 7.2 کلومیٹر کے لیے ٹال آپریشن شروع کر دیا گیا۔ NHA/FWO کے توسط سے انٹرچینج پر تعمیراتی کام ایڈوانس مرحلے پر ہے جبکہ انٹرچینج کی جزوی افتتاح جون

2025 میں کی جائے گا۔ پروجیکٹ کی تکمیل ستمبر 2025 کے مہینے میں طے شدہ ہے اور یہ قومی شاہراہوں کو ایم 9 موٹروے (M9) سے بغیر کسی رکاوٹ کے رابطے کو یقینی بنائے گی۔

ماربل سٹی منصوبہ:

رعایتی معاہدہ پر عمل درآمد نومبر 2024 میں شروع ہوا اورمنصوبے کی تعمیر جون 2025 میں شروع کی گئی جس کا مقصد ماربل، گرینائٹ اور اس سے منسلک صنعتوں کے لیے ایک صنعتی اسٹیٹ قائم کرنا ہے۔

گھوٹکی کندھکوٹ پل منصوبہ:

دریائے سندھ پر 12.2 کلومیٹر کے سب سے بڑے کناروں کے درمیان پل کی تعمیر نے حالیہ مہینوں میں خاصی رفتار حاصل کی ہے، اور اسے دوسال کی مدت میں مکمل کرلیا جائے گا۔

JICA 19 گرلز ایلیمنٹری اسکول کی بحالی:

54 میں سے 19 اپ گریڈ شدہ ایلیمنٹری اسکولوں کو EMO ماڈل کے ذریعے پروجیکٹ کے پہلے مرحلے کے تحت نجی شراکت داروں کو آؤٹ سورس کر دیا گیا ہے۔

رانی باغ حیدرآباد منصوبہ:

بولی لگانے کا عمل جون 2025 میں اختتام پذیر ہوچکا ہے اور رانی باغ کو جدید ترین اسٹیٹ آف دی آرٹ میں اپ گریڈ کرنے کے لیے اگست 2025 کے مہینے میں سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہونے کی توقع ہے۔

جنگلات کے ذریعے کاربن کے اخراج کی روک تھام کا منصوبہ:

سرمایہ کاروں کی درخواست کا عمل جون 2025 میں مکمل ہونے والا ہے اور رعایتی معاہدوں پر عملدرآمد جولائی 2025 میں متوقع ہے۔ اس اقدام کا مقصد دریا کے جنگلات کو بحال کرنا، بین الاقوامی منڈیوں میں کاربن کریڈٹس کی رقم کمانے کے ذریعے زرمبادلہ کی آمد پیدا کرنا ہے.

NED ٹیکنالوجی پارک:

کویت انوسٹمنٹ اتھارٹی کے ذیلی ادارے کے ساتھ رعایتی معاہدہ حتمی مراحل میں ہے اور جولائی 2025 میں اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ یہ منصوبہ عالمی برآمدی میدان میں آئی ٹی کے شعبوں کی صلاحیتوں کو فروغ دے گا، ترقی اور اختراع کے لیے موزوں مواقع پیدا کرے گا۔

دیگر اسٹریٹیجک اقدامات 2024-25:

وائبلٹی گیپ فنڈنگ (VGF): 70 بلین روپے پہلے ہی PPP کے مختلف منصوبوں کی مدد کے لیے استعمال ہو چکے ہیں۔

بین الاقوامی ثالثی:

شفافیت اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کو یقینی بنانے کے لیے عالمی معیار کے بہترین طریقوں سے باہمی ہم آہنگی کے ساتھ متنازعہ معاملات کے حل کے طریقہ کار کی منظوری دی گئی۔

پروکیورمنٹ قوانین میں ترمیم:

سندھ پبلک پروکیورمنٹ رولز میں ترامیم کا مقصد اس عمل کو ہموار کرنا، شفافیت کو بڑھانا، غیر مناسب تجاویز کو روکنا ہے۔

زراعت میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ منصوبے:

چاول اور گندم میکنزم منصوبہ:

- چاول اور گندم کی کاشت کے لیے مکمل سائیکل میکانائزیشن (لیزر لیولنگ سے لے کر ڈرون سپرے تک)
- RFP لین دین کے مشیروں کے لیے آغاز مئی 2025 کیا گیا،
- سرمایہ کاروں کی درخواست ستمبر 2025 میں شروع ہو گی۔

کلسٹر فارمنگ ترقیاتی منصوبہ:

- باغبانی کی ریجن وائز میپنگ
- جدید اسٹوریج، پروسیسنگ یونٹس اور نقل و حمل کے منصوبے

PPP موڈ کے تحت اسٹریٹجک انفراسٹرکچر:

ملیر ایکسپریس وے فیز-1

- 12.5 کلومیٹر ایکسیس کنٹرول ایکسپریس وے، جزوی طور پر فعال کر دیا گیا
- کراچی پورٹ سے آنے والی ٹریفک کو شاہراہ بھٹو ایکسپریس وے سے ملائے گا۔
- فزیبلٹی اسٹڈی جون 2025 تک مکمل ہو جائے گی۔
- مالیاتی سال 2025-26 ملیر ایکسپریس وے شروع کرنے کے لیے سرمایہ کاروں سے تجاویز طلب

الیکٹرک بس منصوبہ:

- سندھ بھر میں EV1000 بسوں کی فراہمی
- کراچی کے لیے 500 بسیں مختص
- مالی سال 2025-26 میں مکمل انٹیگریشن متوقع

صوبائی ترقیاتی پورٹ فولیو برائے رواں مالی سال 2024-25

حکومت سندھ نے گزشتہ مالی سال 2024-25 کے ترقیاتی منظر نامے کو مد نظر رکھتے ہوئے 2025-26 کی ترقیاتی اسکیموں کو مرتب کیا ہے، جس کے تحت ابھرتے ہوئے چیلنجز اور اسٹریٹجک ترقیاتی ترجیحات دونوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

مالی سال 2024-25 کی ترقیاتی اسکیموں کو مالی استحکام کے تحت ترتیب دیا گیا جس میں بعد از سیلاب دوبارہ تعمیر، جاری اسکیموں کی تکمیل اور ترقیاتی تخمینہ میں اتار چڑھاؤ اور وفاقی منتقلیوں پر پابندیوں کو بالخصوص مد نظر رکھا گیا۔ رواں مالی

سال کوئی نئی اسکیم متعارف نہیں کروائی گئی ہے، جو حکومت کے وقت مقررہ پر اسکیموں کی تکمیل کے وعدہ اور مالی نظم وضبط کی عکاس ہے۔

اس کے برعکس مالی سال 2025-26 کی ترقیاتی اسکیمیں ایمرجنسی بحالی سے لچکدار اور جامع ترقی کی طرف منتقلی کا عکاس ہیں۔ ترجیحی، اعلیٰ اثرات اور جاری منصوبوں کے نظم وضبط کو برقرار رکھتے ہوئے، یہ نئے، اعلیٰ ترجیحی اقدام کا ایک محدود سیٹ متعارف کراتا ہے، خاص طور پر آب وہوا سے لچکدار زراعت، قابل تجدید توانائی، پینے کا صاف پانی اور صفائی ستھرائی اور شہری ترقی جیسے شعبوں میں عام طور پر اور خاص طور پر زیر خدمت اضلاع میں۔ یہ اسٹریٹجک تبدیلی طویل مدتی تبدیلی کے اہداف کے ساتھ قلیل مدتی استحکام کو متوازن کرتی ہے، جو پچھلے سال سے سیکھے گئے اسباق کی عکاسی کرتی ہے۔

دو برسوں کے درمیان اہم اسٹریٹیجک لنکیج:

سیلاب کی نقصانات سے استحکام تک کا سفر: 2024-25 میں انفرااسٹرکچر کی بحالی سے 2025-26 میں استحکام-تعمیری سرمایہ کاری تک منتقلی، بالشمول توانائی اور پانی محفوظ بنانے کا عمل۔

کونسولیڈیٹڈ ٹو سلیکٹوا یکسپنشن: توقع ہے کہ مالی سال 2024-25 میں 1494 اسکیمیں مکمل کرلی جائیں گی، جبکہ مالی سال 2025-26 میں تجویز کردہ 475 اسکیمیں متعارف کروائی گئی ہیں۔

سماجی شعبہ کا استحکام: دونوں برسوں میں تعلیم، صحت اور لوکل گورننس کو اہمیت دیتے ہوئے مالی سال 2025-26 میں سماجی اور پیداوری سیکٹر میں 20 فیصد اضافہ کا منصوبہ ہے۔

عوامی سرمایہ کاری کے انتظام میں بہتری:

مالی سال 2025-26 میں فنڈنگ ایفیشنسی، کاونٹر ایلو کیشن، اور ایس ڈی جیز کے ساتھ الائنمنٹ پر توجہ کو بڑھایا ہے۔ اور اسکی لاگت میں اضافہ اور نئے اقدامات کے لیے رقم مختص کی گئی ہے۔

مالی دباؤ کے باوجود مالی سال 2025-26 کی ترقیاتی اسکیمیں 1018 بلین روپے تک بڑھائی گئی ہیں، جو حکومت کے پائیدار ترقی کے دعوے کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ مجوزہ رقم بہترین ماحولیات، متوازن اور علاقائی یکساں ترقیاتی ایجنڈا، سندھ کے طویل مدتی وژن کے ساتھ منسلک ہے۔ 1777 جاری اسکیمیں جن کے لیے مالی سال 2024-25 میں فنڈ مختص کیے گئے تھے ان میں سے LTBC-1494 (84.074 فیصد) اسکیمیں رواں مالی سال مکمل کرلی جائیں گی۔

پیپلز بس سروس کی اہم کامیابیاں:

جغرافیائی توسیع: پی پی ایس روٹس توسیع - میر پور خاص، شہید بے نظیر آباد، جبکہ کراچی اور لاڑکانہ کے موجودہ راستوں میں توسیع، سندھ بھر تک رسائی ہے۔

ایشاء کی پہلی واحد خواتین بس سروس:

کراچی میں تین نئے راستوں کے اندراج کے ساتھ پنک بس سروس کی 28 سے زائد بسیں پانچ راستوں پر چل رہی ہیں۔

مفت پنک بس آپریشنز:

دو ماہ کے عرصہ کے لیے پنک بس سروس کی سہولت تین متعارف کردہ راستوں پر مفت فراہم کی گئی۔

فیڈر روٹ توسیع:

اضافی 20 بسیں مختلف فیڈر روٹس پر چلائی گئیں۔

آٹومیٹڈ فیئر کلکشن:

ایک جدید، آٹومیٹڈ فیئر کلیکشن سسٹم نصب کیا جا رہا ہے تاکہ کرائے کے پیسوں کے نظام اور صارفین کے سفر کو خوشگوار بنایا جا سکے۔

رائیڈرشپ مائل اسٹون:

ایک سال کے دوران 41 ملین مسافروں نے پنک بس کے ذریعے سفر کیا جو یومیہ 120،000 بنتے ہیں۔

گورنمنٹ سبسڈی سپورٹ:

قوت خرید کو یقینی بنانے کے لیے سندھ حکومت نے ہر مسافر کے سفر کے کرائے پر 26 روپے اور 41 روپے ایندھن پر اور اس طرح مجموعی طور پر 67 روپے ہر ٹرپ پر سبسڈی دی گئی۔

سندھ حکومت کی جانب سے ٹوٹل فیول ایڈ جسٹمنٹ میں ادا کی گئی رقم - 1.2 بلین روپے (مالی سال 2024-25)

سندھ حکومت کی جانب سے سبسڈی کی مد میں ادا کی گئی رقم - 1.5 بلین روپے (مالی سال 2024-25)

فیئر اسٹرکچر ریشنلائزیشن:

فیئر اسٹرکچر پر نظر ثانی کر کے کاسٹ ایفیشنسی اور سروس کے طویل مدتی معاشی پیداواری کو بڑھایا۔

رسائی میں بہتری:

40 نئے بس اسٹاپ کی تنصیب سے کوریج اور مسافروں کی رسائی کو آسان بنایا گیا۔

ای وی بس سروس-کامیابیاں

کراچی میں ای وی بس سروس کے راستوں میں توسیع:

کراچی میں تین نئی الیکٹرک وہیکل (EV) بسوں کے راستوں میں اضافہ کیا گیا۔ شہر میں 2024 میں 50 بسوں پر مشتمل پاکستان کے پہلے بسوں کے فلیٹ کو خوش آمدید کیا گیا، جو اپنے آغاز سے کامیابی سے کام کر رہی ہیں۔

نئی بسوں کی خریداری اور منظوری:

- 12 میٹر طویل 100 نئی ای وی بسوں کی رینٹ ٹو اون کے تحت منظوری دی گئی اور آرڈر دیا گیا ہے جو جولائی 2025 سے فعال ہو جائیں گی۔
- 9 میٹر طویل 34 نئی ای وی بس خریدی جائیں گی جو جولائی میں فعال ہو جائیں گی۔
- پانچ ڈبل ڈیکر بسیں بھی خریدی گئی ہیں اور وہ بھی جولائی 2025 میں فعال ہونے کی توقع ہے۔
- شہری علاقوں میں ٹی ایم ٹی ڈی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ساتھ 1000 ای وی بسوں کو متعارف کرانے کے اقدامات پر کام کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر۔

سندھ میں یہ منصوبے آلودگی کے خاتمے اورماحول دوست ثابت ہونگے ، سبز ٹرانسپورٹ کے حل کو فروغ اور نجی سرمایہ کاری کو راغب کریں گے۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے ہم پارٹنرشپ،اورغریب پروراسٹریٹیجی کے لیے جامع،پیداواری اورپائیدار دیہی معیشت بنارہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔۔

معاشی بحالی کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو ضروری اخراجات تک محدود، سرمایہ کاری والے منصوبوں کی تکمیل اور سندھ کو سرمایہ کاری کا مرکز بنائیں۔

اب میں موجودہ اور آئندہ مالی سال کی مالیاتی منصوبے رکھنا چاہوں گا۔

مالی سال2024-25کا نظر ثانی تخمینہ۔

صوبائی اخراجات۔

جناب اسپیکر

مالی سال2024-25میں نظر ثانی تخمینہ برائے صوبائی اخراجات 2916.097بلین روپے تجویزکیے گئے۔جو موجودہ مالی سال کے بجٹ تخمینہ کے 3056.3بلین روپے تھا۔اس میں موجودہ آمدنی، سرمایہ خرچ اور ترقیاتی اخراجات شامل تھے۔

اب میں آپ کے سامنے موجودہ اور آئندہ مال سال کے منصوبوں کو پیش کرنا چاہوں گا۔

موجودہ ریونیو اخراجات:

موجودہ ریونیو اخراجات (CRE) کے لیے مختص نظر ثانی اخراجات برائے مالی سال 2024-25 1860.925 بلین روپے رہے جبکہ موجودہ سال کے اخراجات کا بجٹ تخمینہ 1912.4 بلین روپے تھا۔

موجودہ سرمایہ اخراجات: 2024-25

موجودہ سرمایہ اخراجات کے لیے مالی سال 2024-25 میں نظر ثانی تخمینہ 237.978 بلین روپے تجویز کیا گیا تھا جو موجودہ سال کے بجٹ 184.8 بلین روپے سے زیادہ ہے۔ یہ اضافہ روپیہ اور ڈالر میں مقابلہ کہ وجہ سے ہوا، جو 276 سے 282 روپے فی ڈالر کے درمیان رہا جس کے نتیجے میں عالمی قرضوں کی ادائیگیوں کی مد میں دی جانے والے اخراجات میں اضافہ کا سبب بنا۔ سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کے لیے تخمینہ کی نظر ثانی کر کے 198.2 بلین روپے کر دیا گیا جو رواں سال بجٹ تخمینہ 142.6 بلین روپے کے مقابلے تھا۔

ترقیاتی اخراجات 2024-25:

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ ہم منصوبے کے تحت ترقیاتی مرحلہ پر عمل پیرا ہیں، جس میں معاشی سست روی کے باوجود ترقیاتی منصوبے جاری رہے۔ ایسی حکمت عملی کی وجہ سے مالی سال میں ترقیاتی اخراجات میں اب تک کا سب سے زیادہ اضافہ ہوا۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ سندھ حکومت نے گزشتہ سال وفاقی حکومت کی جانب سے PSDP کی 19 اسکیموں میں 52.912 بلین روپے کی منتقلی میں غیر آمادگی ظاہر کرنے پر اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا۔ بہر حال چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی مضبوط مداخلت کی وجہ سے ب تک وعدہ کیے گئے رقوم میں سے 41 بلین روپے موصول ہو چکے ہیں۔

مالی سال 2024-25 کے صوبائی ترقیاتی اخراجات کے لیے نظر ثانی تخمینہ کی مد میں 846.9 بلین روپے مختص کیے گئے۔ جس میں 392.7 بلین روپے صوبائی ADP، 55 بلین روپے ضلعی ADP، اور 296.2 بلین روپے فارن پروجیکٹ اسسٹنس (FPA) شامل ہیں۔

صوبائی مجموعی وصولیاں:

محترم اسپیکر۔۔

صوبائی وصولی وفاقی منتقلی اور صوبائی آمدنی کا مجموعہ ہوتا ہے۔ سندھ کا بڑا حصہ وفاقی منتقلی پر انحصار کرتا ہے جو ڈویزیبل پول اور وفاقی براہ راست منتقلی کے حصص پر شمار ہوتا ہے۔ اب میں ریوینیو اخراجات پیش کرنا چاہوں گا۔

وفاقی منتقلی اور ڈویزیبل پول

مالی سال 2024-25 کے لیے وفاقی منتقلی کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 1,796.11 ارب روپے ہے، جو اس سال کے بجٹ تخمینے 1,900.8 ارب روپے سے کم ہے۔ یہ کمی ملکی معاشی حالات، پالیسی شرح میں تبدیلی اور مہنگائی کے اثرات کی وجہ سے ہوئی ہے۔

ڈویزیبل پول کا نظر ثانی شدہ تخمینہ مالی سال 2024-25 کے لیے 1,623.1 ارب روپے ہے، جو بجٹ تخمینے 1,747.5 ارب روپے سے کم ہے۔

براہِ راست منتقلی کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 129.5 ارب روپے ہے، جو اس سال کے بجٹ تخمینے 106.4 ارب روپے سے زیادہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وفاقی حکومت مالی سال 2024-25 کے اختتام تک بجٹ میں مقرر کی گئی پوری رقم منتقل کرے گی۔

اپنے وسائل سے حاصل ہونے والی آمدنی کے ذرائع

ٹیکس آمدنی

حکومت سندھ مالی خود انحصاری کے لیے "سندھ ٹیکس ریونیو موبلائزیشن پلان "(STRMP) کے تحت تجویز کردہ انتظامی اصلاحات پر عملدرآمد کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم نے "ای پے سندھ" سہولت بھی شروع کی ہے، جو آخر کار سندھ کے 34 اقسام کے قابل وصول ٹیکسز کو ایک ہی ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر لے آئے گی۔ اب تک 14 ٹیکس خود کار بنائے جا چکے ہیں، جن میں سے 8 "ای پے سندھ" پلیٹ فارم پر اور 6 "اے ڈی سی" ادائیگی کے طریقہ کار کے تحت شامل ہیں۔ یہ عمل آئندہ مالی سال 2025-26 میں مکمل کیا جائے گا۔

سندھ سیلز ٹیکس آن سروسز (SST) کی وصولی کے لیے "آلٹرنیٹ ڈلیوری چینل "(ADC) طریقہ کار کا نفاذ، ای اسٹامپس کا آغاز، نیا لاگو کیا گیا AIT نظام، اور سروسز پر سیلز ٹیکس کی منفی فہرست کی طرف منتقلی مثبت نتائج دینے کی توقع ہے۔ اس لیے صوبائی وسائل کے لیے نظر ثانی شدہ آمدنی کا تخمینہ مالی سال 2024-25 کے لیے 618.87 ارب روپے مقرر کیا گیا ہے۔

سندھ سیلز ٹیکس (SST) خدمات پر صوبائی آمدنی کا بنیادی ذریعہ رہا ہے۔ میں ایوان کو خوشی سے آگاہ کر رہا ہوں کہ اس سال ہم 300 ارب روپے وصول کریں گے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 35 فیصد زیادہ ہے۔

نان ٹیکس آمدنی

نان ٹیکس آمدنی کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 51.5 ارب روپے مقرر کیا گیا ہے۔

دیگر وصولیاں

غیر ملکی امدادی منصوبوں (FPA) کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 296.2 ارب روپے ہے۔ جبکہ تعلیم سے متعلق بجٹری امدادی گرانٹس کا تخمینہ اس سال 5.96 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

مالی سال 2025-26 کا بجٹ تخمینہ

صوبائی اخراجات

جناب اسپیکر،

اب میں آئندہ مالی سال 2025-26 کا بجٹ تخمینہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مالی سال 2025-26 کے لیے صوبائی اخراجات کا بجٹ آؤٹ لے 3,450 ارب روپے ہے، جو جاری مالی سال 2024-25 کے 3,056.3 ارب روپے کے بجٹ تخمینے کے مقابلے میں 12.9 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

اب میں مختصر طور پر موجودہ ریونیو، کیپیٹل اور ترقیاتی اخراجات کی تفصیلات پیش کرتا ہوں۔

موجودہ ریونیو اخراجات

مالی سال 2025-26 کے لیے موجودہ ریونیو اخراجات (CRE) کا بجٹ تخمینہ 2,150 ارب روپے مقرر کیا گیا ہے، جو مالی سال 2024-25 کے بجٹ تخمینے 1,912.36 ارب روپے کے مقابلے میں 12.4 فیصد زیادہ ہے۔

اس اضافے کی بڑی وجہ آپریٹنگ اخراجات پر مہنگائی کا اثر، نان فنانشل اداروں (جس میں اسپتال، سرکاری یونیورسٹیاں، مقامی ادارے شامل ہیں) کو گرانٹ ان ایڈ، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ریلیف الاؤنس کی شکل میں اضافہ، اور پنشن میں اضافے کی وجہ سے پنشن اخراجات میں اضافہ ہے۔

آئندہ بجٹ 2025-26 کی نمایاں جھلکیاں

آئندہ مالی سال کے دوران جن شعبوں نے سروس ڈیلیوری اور اپنی بہتر کارکردگی کی وجہ سے ریکارڈ بجٹ حاصل کیا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعلیمی شعبہ

مالی سال 2025-26 کے لیے تعلیمی شعبے کا کل بجٹ 523.73 ارب روپے تجویز کیا گیا ہے، جو گزشتہ سال کے 458.2 ارب روپے کے بجٹ سے 12.4 فیصد زیادہ ہے۔ یہ اخراجات موجودہ ریونیو اخراجات کا 25.3 فیصد ہیں۔ اس میں کچھ اہم نکات یہ ہیں:

- پرائمری تعلیم: بجٹ 136.2 ارب روپے سے بڑھا کر 156.2 ارب روپے کیا گیا ہے
- مڈل / ایلیمینٹری تعلیم 36.2 ارب روپے سے بڑھا کر 42.7 ارب روپے
- سیکنڈری تعلیم 68.5 ارب روپے سے بڑھا کر 77.2 ارب روپے
- کالج تعلیم میں 5 ارب روپے اضافے کے ساتھ 39.530 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں
- ہائر سیکنڈری اسکولوں میں سبجیکٹ اسپیشلسٹ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے 200 ملین روپے سبجیکٹ اسپیشلسٹ انٹرن کے لیے رکھے گئے ہیں
- کالج عمارتوں کی مرمت کے لیے 500 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں
- غیر ملکی یونیورسٹیوں میں ہونہار طلبہ کی اسکالرشپ کے لیے 500 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں
- غریب اور مستحق طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے ملکی یونیورسٹی میں تعلیم کے لیے سندھ ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے تحت 2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں
- 11 کیڈٹ کالجوں کا معیار بڑھانے کے لیے 1.4 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں
- بہترین کارکردگی دکھانے والے طلبہ کی رجسٹریشن، امتحانی اخراجات اور اسکالرشپ کے لیے 3.2 ارب روپے رکھے گئے ہیں
- سیہون اور بھان سعید آباد میں معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے آئی بی اے سکھر کے تعاون سے 2 نئے کمیونٹی کالج قائم کیے گئے ہیں، جبکہ نوشہروفیروز، جیکب آباد، دادو اور خیرپور میں 380 ملین روپے کی لاگت سے چار آئی بی اے کمیونٹی کالج قائم کیے جائیں گے

- ٹیکنیکل اور پروفیشنل تربیت کے لیے STEVTA کے گرانٹ میں 2.6 ارب روپے اور ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ بورڈ کے گرانٹ میں 1.2 ارب روپے کا اضافہ کیا جائے گا
- آئندہ مالی سال کے لیے اسکولوں میں اسٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لیے 4,400 نئی آسامیاں رکھی گئی ہیں
- حکومت سندھ ایک انقلابی اقدام کرتے ہوئے اپنے 34,106 پرائمری اسکولوں کو مالی طور پر مستحکم بنانے کے لیے آئندہ مالی سال میں ان کے اپنے کاسٹ سینٹر کے ذریعے بجٹ حاصل کرنے کے لیے 18.6 ارب روپے مختص کر رہی ہے۔ اب ہر اسکول کا اپنا کاسٹ سینٹر ہو گا اور ہیڈ ماسٹر تحصیل ایجوکیشن آفیسر پر انحصار کیے بغیر خود بجٹ خرچ کر سکیں گے
- 31 سرکاری یونیورسٹیوں اور 9 خود مختار اداروں کے لیے سندھ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ذریعے گزشتہ سال کے 35.1 ارب روپے کے مقابلے میں 42.2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

- اگلے مالی سال میں رجسٹریشن اور امتحانی اخراجات کے ساتھ ساتھ بہترین کارکردگی دکھانے والے طلبہ کے لیے اسکالرشپ کے لیے 3.2 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

- معیاری تعلیم کے فروغ کے لیے اقدامات کے لئے IBA سکھر کے تحت دو نئے کمیونٹی کالجز (سیہون اور بھان سعید آباد) قائم کیے گئے۔ اگلے سال نوشہرو فیروز، جیکب آباد، دادو اور خیرپور میں چار IBA کالجز کے قیام کے لیے 380 ملین روپے مختص کیے جائیں گے۔
- تکنیکی تعلیم اور انسانی وسائل کی ترقی کے لئے STEVTA کے تحت تکنیکی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے لیے 2.6 ارب روپے کی گرانٹ میں اضافہ، ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ بورڈ کے لیے 1.2 ارب روپے مختص کئے گئے۔
- تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی اور اساتذہ کی کمی دور کرنے کے لیے 4400 نئی پوسٹیں تعلیم کے شعبے کو بھرتی کے لئے دی جائیں گی۔

- سندھ حکومت نے 34,106 پرائمری اسکولوں کے مالیاتی استحکام کے لیے انقلابی اقدام کیا۔ ہر اسکول کے لیے مخصوص بجٹ کی بنیاد پر 18.6 ارب روپے مختص کیے گئے، جو ہیڈ ماسٹر کی نگرانی میں خرچ کیے جائیں گے۔
- اعلیٰ تعلیم کی مزید فنڈنگ کے لئے سندھ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ذریعے 31 سرکاری یونیورسٹیوں اور 9 کیمپسز / اداروں کے لیے فنڈز بڑھا کر 42.2 ارب روپے کر دیے گئے، جو گزشتہ سال کے 35.1 ارب روپے کے بجٹ سے زیادہ ہے۔

جامع تعلیمی مواقع DEPD -

معذور افراد کو با اختیار بنانے اور 'شمولیتی تعلیم' کے فروغ کے لیے بجٹ 11.6 ارب روپے سے بڑھا کر سال 2025-26 میں 17.3 ارب روپے کر دیا گیا۔

خصوصی تعلیم مراکز میں معذور طلبہ کو معاون آلات فراہم کیے جا رہے ہیں، صحت مند خوراک دی جا رہی ہے، اور والدین کو بچوں کو اسکول بھیجنے کے لیے وظیفے دیے جا رہے ہیں، جس کے لیے 1.1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

معذور افراد کی شمولیتی تعلیم اور با اختیار بنانے کے لیے نجی شراکت داروں / این جی اوز کی شمولیت کے لیے اگلے سال 1.6 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

معذور افراد کے لیے صحت و بحالی کی سہولیات کی فراہمی کے لئے سندھ انسٹیٹیوٹ آف فزیکل میڈیسن اینڈ ریہیبلیٹیشن (SIPM&R) کو DEPD کے تحت کراچی، لاڑکانہ اور حیدرآباد مراکز کے لیے 1.8 ارب روپے کے اضافی بجٹ کے ساتھ فراہم کیا گیا۔

صحت و طبی سہولیات میں بہترین ترقی

مالی سال 2025-26 میں صحت کے شعبے کی بہتر سروس ڈیلیوری کے لیے بجٹ 326.5 ارب روپے تک بڑھانے کی تجویز دی گئی، جو گزشتہ سال 302.2 ارب روپے تھا (8٪ اضافہ)۔ اگلے سال میڈیکل ایجوکیشن کے لیے 18.2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

مزید بر آں 146.9 بلین روپے کی خطیر رقم پورے صوبے کے مختلف صحت کے مراکز، انسٹی ٹیوٹس اور عام عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کے لئے مختص کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال کے لئے طب کے شعبہ میں کچھ اہم گرانٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- پیپلز پرائمری ہیلتھ انیشی ایٹو (PPHI) سندھ کے لیے 16.5 ارب روپے مختص
- پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز گمبٹ کے لیے 10.0 ارب روپے مختص
- سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن (SIUT) کراچی کے لیے 19 ارب روپے مختص
- شہید بینظیر بھٹو ایکسیڈینٹ ایمرجنسی اینڈ ٹراما سینٹر کراچی کے لیے 4 ارب روپے مختص
- سندھ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ اینڈ نیونٹالوجی (SICHIN) کراچی کے لیے 6.6 ارب روپے مختص
- لاڑکانہ میں نئے اسپتال کے قیام کے لیے 10 ارب روپے مختص
- انڈس اسپتال کے لیے 8 ارب روپے مختص
- چائلڈ لائف فاؤنڈیشن کے لیے 3 ارب روپے مختص
- 508 ایمبولینسز، 25 بیڑ ریسپانس اور 12 بوٹ ایمبولینسز کے آپریشنل اخراجات کے لیے 5.2 ارب روپے مختص
- دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے موبائل ڈائیگنوسٹک ایمرجنسی ہیلتھ سروس کے لیے 557 ملین روپے مختص۔

مالی سال 2025-26 میں مکمل کیے جانے والے اہم منصوبے

معاشی فرق کی مالی اعانت (Viability Gap Funding): مختلف پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) منصوبوں کے لیے 83 ارب روپے مختص کیے گئے۔

نبیسر سے وجیہار پروجیکٹ: تعمیراتی کام فروری 2024 میں شروع ہوا اور اگست 2025 تک تجارتی آپریشنز شروع ہونے کی توقع ہے۔ تھر بلاک 1 میں 45 کیوسک پانی کی ترسیل کے لیے 60.7 کلومیٹر پائپ لائن کی تعمیر۔

چاول اور گندم کی کاشتکاری میں میکانائزیشن پروجیکٹ: مئی 2025 میں RFP جاری ہوا، سرمایہ کاروں کی شمولیت ستمبر 2025 میں متوقع ہے۔ یہ جدید زرعی خدمات کے ذریعے زراعت کی کارکردگی کو بہتر بنانے کا منصوبہ ہے۔

کلسٹر فارمنگ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ: مئی 2025 میں RFP جاری ہوا۔ اس پروجیکٹ کے قیام سے ہائبرڈ فصلوں کی خطہ وار نقشہ سازی اور جدید اسٹوریج / پروسیسنگ کے ذریعے پیداواری صلاحیت اور منافع میں اضافہ ہوگا۔

ملیر ایکسپریس وے فیز 1: یہ پورٹ کے تجارتی ٹریفک کو شاہراہِ بھٹو ایکسپریس وے سے جوڑ کر بلا تعطل رسائی فراہم کرنے کے لیے منصوبہ ہے۔ اس کی فزیبیلٹی رپورٹ فائنل مراحل میں ہے اور انویسٹرز کی ترغیب کے لئے جولائی 2025 میں لانچ کیا جائے گا۔

سکھر واٹر سپلائی ڈسٹری بیوشن سسٹم: اس کی فزیبیلٹی فائنل مراحل میں ہے اور انوسٹرز کی ترغیب کے لئے جولائی 2025 میں لانچ کیا جائے گا جس کے تحت نئے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر، پرانے نیٹ ورک کی تبدیلی اور جدید نظام متعارف کرانے کے لیے منصوبہ ہے۔

سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ:(TP-4) اس کی فزیبیلٹی اسٹڈی جاری ہے اور توقع ہے کہ انوسٹرز کی ترغیب کے لئے نومبر 2025 میں لانچ کیا جائے گا۔ اس حوالے سے ورلڈ بینک نے 100 ملین امریکی ڈالر اور ADB نے 50 ملین امریکی ڈالر کا وعدہ کیا ہے جبکہ سندھ حکومت اپنے ذرائع سے 80 ملین امریکی ڈالر فراہم کرے گی۔

5 MGD ڈی سیلینیشن پروجیکٹ: یہ کراچی میں پانی کی قلت کا حل تلاش کرنے کے لیے پہلا سمندری پانی صاف کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ انویسٹرز کی ترغیب کے لئے سال 2025 میں لانچ کیا جائے گا۔

1000 الیکٹرک بسیں: سندھ بھر میں 1000 EV بسوں کی مرحلہ وار فراہمی جبکہ کراچی میں 500 بسوں کا مکمل انضمام مالی سال 2025-26 میں متوقع ہے۔

الیکٹرک گاڑیوں کے چارجنگ انفراسٹرکچر: شہری علاقوں میں چارجنگ اسٹیشنز کی اسٹریٹجک تنصیب، سرمایہ کاروں کی شمولیت کا عمل دسمبر 2025 میں شروع ہوگا۔

یونیسف کے تعاون سے اسکولوں کی سولرائزیشن، سرمایہ کاری کا عمل 2025 میں مکمل ہوگا۔

حیدر آباد اور سکھر میں صنعتی زون کے قیام کے لیے تحقیق کا عمل مکمل، سرمایہ کاروں کی شمولیت اکتوبر 2025 میں شروع ہو گی۔

لائیو اسٹاک فارمز پروجیکٹ کی ترقی: RFP جون 2025 میں جاری، سرمایہ کاروں کی شمولیت اکتوبر 2025 میں متوقع ہے۔

ابتدائی بچپن کی تعلیم (ECE) کے مراکز: ٹینڈر (RFP) جولائی 2025 میں جاری ہو گا، سرمایہ کاروں کی شمولیت نومبر 2025 میں ہو گی۔

ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم (TTS) : کے قیام کے لیے الیکٹرانک مانیٹرنگ کے تحت دسمبر 2025 میں سرمایہ کاروں کی شمولیت۔

ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی سال 2025-26 کی ترجیحات

وفاقی حکومت کی جانب سے فنڈز کی فراہمی میں کمی کے باعث ADP کو 595 ارب سے 520 ارب روپے تک کم کیا گیا۔ جس کے باعث صرف 475 نئی اسکیمز کو اے ڈی پی 26-2025 میں شامل کیا گیا ہے۔ ترجیحی منصوبوں میں متاثرین سیلاب کی بحالی، قابل تجدید توانائی، کم ترقی یافتہ اضلاع کی بہتری، ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کی ترقی، صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے منصوبے شامل ہیں۔

سماجی اور ترقیاتی شعبوں میں 20٪ اضافہ کیا گیا جبکہ دیگر شعبوں کو پرانی شرح پر رکھا گیا ہے۔ اگلے مالی سال کے لئے بڑے شعبہ جات کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے ان میں تعلیمی شعبے کے لیے 96.7 ارب روپے، صحت کے لیے 45.4 ارب روپے، آبپاشی کے لیے 80.6 ارب روپے، توانائی کے لیے 132.79 ارب روپے، زراعت کے لئے 155.2 ارب، لائیو اسٹاک 11.25 اور ماہی گیری شعبے کے لیے 23.1 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

مالی سال 2025-26 کے خصوصی اقدامات میں درج ذیل شامل ہیں:

نئے ترقیاتی اقدامات

15 ارب روپے – نئے ترقیاتی منصوبے

12 ارب روپے – سیلاب سے متاثرہ بنیادی ڈھانچے کی بحالی

25ارب روپے – قابلِ تجدید توانائی کے منصوبے

12ارب روپے – کراچی اربن انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ

15ارب روپے CSR-2024 –لاگت

45ارب روپے SDG – سے ہم آہنگ ترقی

7.5ارب روپے –ڈویژنل ہیڈکوارٹرز شہروں کی بہتری

مالی سال 2025-26 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں مالی احتیاط اور ہدفی ترقی کے درمیان ایک حکمت عملی پر مبنی توازن قائم کیا گیا ہے۔

سماجی شعبوں، استحکام، اور مساوات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، حکومت سندھ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ ترقی جامع، ماحول دوست، اور طویل مدتی اہداف سے ہم آہنگ ہو۔

مالی سال 2025-26 میں حکومت سندھ کے نئے اقدامات

جناب اسپیکر،

حکومت سندھ تعلیمی، صحت، زراعت، بنیادی ڈھانچے، سماجی تحفظ اور مقامی حکومت کے شعبوں میں کئی نئے اور انقلابی اقدامات متعارف کرانے پر فخر محسوس کرتی ہے، جو مساوات، جدت اور جامع ترقی کے ہمارے عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔

تعلیم اور مہارت کا فروغ

- **اساتذہ کی زیرِ انتظام اسکول بجٹ**

تعلیمی بجٹ کو نچلی سطح (اسکولوں) پر منتقل کرنے کی انقلابی پالیسی کے تحت ہیڈ ٹیچرز کو براہِ راست اخراجات کی منظوری کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس اقدام کے تحت 34,100 سے زائد اسکولوں کے لیے خصوصی بجٹ سینٹرز قائم کیے گئے

یہ بجٹ اسٹیشنری، ٹرانسپورٹ، ہم نصابی اور کھیلوں کی سرگرمیوں، طالبات کے وظائف، فرنیچر، کھیل کے میدان کی دیکھ بھال اور معمولی مرمت کے اخراجات کو شامل کرے گا

معذور افراد کو بااختیار بنانے کے اقدامات

- مددگار آلات کی فراہمی 40,000 مستحق افراد تک بڑھائی جائے گی۔
- ماہانہ وظیفہ 2,000 روپے سے بڑھا کر 3,000 روپے کر دیا جائے گا، مفت کھانے اور یونیفارم بھی فراہم کیے جائیں گے
- کل مستفید افراد کی تعداد 70,000 سے بڑھا کر 120,000 کر دی جائے گی۔
- مندرجہ ذیل نئے مراکز قائم / مکمل کئے جائیں گے۔
  - سات اضلاع میں C-ARTS / نیورو ریہیب کمپلیکسز۔
  - لاڑکانہ اور سکھر میں سندھ انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل میڈیسن ور یہیبیلیٹیشن (SIPM&R)۔
  - نئے بحالی مراکز کا قیام (کراچی، بدین، شہدادپور، مٹھی، لاڑکانہ، سکھر اور دیگر 10 مقامات پر)
  - کراچی میں نیوروڈیولپمنٹ سینٹر کا قیام

جناب اسپیکر

ہماری جامع ترقیاتی حکمتِ عملی کے تحت، حکومت سندھ فخر کے ساتھ مختلف شعبوں میں نئی اور مؤثر اقدامات متعارف کروا رہی ہے، جو لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو مثبت انداز میں متاثر کر رہے ہیں — نوجوانوں کو بااختیار بنانے اور صحت کی سہولیات تک رسائی سے لے کر، ماحولیاتی لحاظ سے مضبوط انفراسٹرکچر، پائیدار توانائی، اور کمیونٹی کی ترقی تک مصروف عمل ہے۔

نوجوانوں کی ترقی

علاقائی یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹرز

سندھ حکومت نوجوانوں کو مثبت ماحول کی فراہمی کے لیے کوشاں ہے اور اُن کی صلاحیتوں کو مثبت سمت میں جاری رکھنے کے لیے یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹرز کا قیام عمل میں لائی ہے جس کے تحت

- کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام
- اسکلڈ ڈویلپمنٹ پروگرام
- کیرئیر کونسلنگ پروگرام
- یوتھ امپاورمنٹ کے لیے سیمینارز
- مقامی معاشی ترقی کے حوالے سے نوجوانوں کی کیپیسٹی بلڈنگ
- یوتھ سٹیزن جرنلزم
- ای کامرس اور فری لانسنگ کے حوالے سے نوجوانون کی تربیت
- انٹرنیشنل یوتھ ایکسچینج پروگرام / انٹرنیشنل پرووشنل یوتھ پروگرام

اگلے مالی سال میں حکومت سندھ 19 اضلاع میں یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹرز کو فعال کرے گی جن میں درج ذیل اضلاع شامل ہیں۔

- حیدرآباد میں یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر
- لاڑکانہ میں یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر
- میرپور خاص میں یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر
- کراچی ایسٹ میں یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر شکارپور
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر کشمور
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر قمبر
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر جیکب آباد
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر ٹنڈو الہیار
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر بدین
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر جامشورو

- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر عمرکورٹ
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر گھوٹکی
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر ٹنڈوالہیار
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر ٹی ایم خان
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر نوشہروفیروز
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر سجاول
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر کراچی ساؤتھ
- یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر کراچی ویسٹ

دسمبر 2025 تک 08 یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹرز مکمل کیے جائیں گے اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ماڈل کے تحت چلائے جائیں گے جن میں

- یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹر دادو
- یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹر سانگھڑ
- یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹر ٹھٹھہ
- یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹر سکھر
- یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹر تھرپارکر
- یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹر ملیر، کراچی
- یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹر کیماڑی، کراچی
- یوتھ ڈیولپمنٹ سینٹر کورنگی، کراچی

سندھ میں زرعی اصلاحات

جناب اسپیکر،

زراعت سندھ کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی اور دیہی خاندانوں کے لیے ذریعہ معاش ہے۔ اس کی ترقی کی صلاحیت کو

تسلیم کرتے ہوئے، حکومتِ سندھ ایک جامع، کثیر سالہ زرعی اصلاحاتی پروگرام شروع کر رہی ہے، جس کا مقصد جدید زراعت، بہتر معاشی مواقع، اور خوراک کی حفاظت کو فروغ دینا ہے۔

پروگرام کی نمایاں خصوصیات

- ٹارگٹ گروپ:

13 لاکھ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کسان جو کہ 25-1 ایکڑ زمین کے مالکان ہیں۔

- **جغرافیائی اثرات:**

3.5 ملین ایکڑ زرعی اراضی پر اصلاحات کا اطلاق

- **عمل درآمد کا طریقہ:**

بجٹ معاونت اور پبلک-پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) ماڈلز کے ذریعے، آئندہ 3-4 سالوں میں

بینظیر ہاری کارڈ کے ذریعے کسانوں کے لیے خصوصی پیکیج

- بینظیر ہاری کارڈ سبسڈی اور خدمات کی فراہمی کا ذریعہ ہو گا۔
- اب تک 2 لاکھ کسان اس پروگرام کے تحت رجسٹر ہو چکے ہیں۔

اہم اقدامات:

- لیزر ریولنگ (مفت فراہم کی جائے گی)
- 25 ایکڑ تک کی زمین کے لیے ایک بار لیزر ریولنگ
- تصدیق شدہ سروس فراہم کنندگان کے ذریعے فراہمی
- سبسڈی شدہ زرعی مشینری (80٪ تک مالی اعانت)

ان اقدامات کے باعث زرعی پیداوار میں 30-35٪ اضافہ اور کسانوں کی آمدنی میں 25٪ بہتری متوقع ہے۔

DRIP آبپاشی نظام پر حکومت 80٪ سبسڈی فراہم کر رہی ہے، جس سے 20,000 ایکڑ باغات مستفید ہوں گے۔

کھاد، بیج، اور کیڑے مار ادویات امدادی قیمت پر فراہم کی جائے گی۔

زرعی شعبے میں پبلک-پرائیویٹ پارٹنرشپ کے منصوبے

چاول اور گندم میکانائزیشن منصوبہ

- چاول اور گندم کی مکمل سائیکل میکانائزیشن (لیزر ریولنگ سے ڈرون اسپرے تک)
- RFP مئی 2025 میں جاری
- سرمایہ کاری کی شمولیت ستمبر 2025 میں متوقع

کلسٹر فارمنگ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ

- ہائبرڈ فصلوں کی علاقائی نقشہ بندی
- جدید اسٹوریج، پروسیسنگ یونٹس، اور ٹرانسپورٹ کی سہولت

PPP ماڈل کے تحت اسٹریٹیجک بنیادی ڈھانچہ

ملیر ایکسپریس وے فیز 1

- 12.5 کلومیٹر کنٹرولڈ ایکسپریس وے، جزوی طور پر بلند
- کراچی پورٹ ٹریفک کو شاہراہِ بھٹو ایکسپریس وے سے جوڑنے کے لیے
- فزیبلیٹی اسٹڈی جون 2025 میں مکمل ہو گی۔
- سرمایہ کاروں کی شمولیت مالی سال 2025-26 میں شروع ہو گی۔

الیکٹرک بسوں کا منصوبہ

- سندھ بھر میں EV 1,000 بسوں کی فراہمی
- کراچی کے لیے 500 بسیں مختص
- مالی سال 2025-26 میں مکمل انضمام متوقع

صحت کے شعبے میں توسیع اور جدت

- **سندھ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ اینڈ نیونٹولوجی (SICHN) کی توسیع**
  - میرپور خاص، قمبر، سجاول، گھوٹکی، جامشورو، اور شہدادپور میں 6 نئے سیٹلائٹ سینٹرز کا قیام

- SICHN میں اب 700 سے زائد بستروں کی گنجائش ہے، جو بڑے نجی اسپتالوں سے بھی زیادہ ہے
- اس کا نیو نٹل انٹینسیو کیئر یونٹ (NICU) 262 انکوبیٹرز پر مشتمل ہے، جو دنیا کے سب سے بڑے نیٹ ورک میں شامل ہے۔
- اس کا پیڈیاٹرک انٹینسیو کیئر یونٹ (PICU) 114 بستروں کے ساتھ پاکستان کا سب سے بڑا یونٹ ہے۔

- SIUT کی توسیع
  - لاڑکانہ میں SIUT سینٹر کے قیام کے لیے 4.5 ارب روپے مختص کیے گئے۔
  - لاڑکانہ میں ایک نئے Tertiary Care اسپتال کی تعمیر کے لیے موجودہ مالی سال میں 10 ارب روپے مختص کیے گئے، تاکہ خصوصی طبی سہولیات کی رسائی میں توسیع کی جاسکے۔

سندھ انٹیگریٹڈ ایمرجنسی ہیلتھ سروسز (SIEHS)

- ایمبولینس فلیٹ کی تعداد کو 283 سے بڑھا کر 508 کر دیا گیا۔
- 25 ریپڈ ریسپانس سائیکلز اور 12 بوٹ ایمبولینسز شامل کی گئی ہیں، تاکہ گنجان آباد یا سیلاب زدہ علاقوں میں فوری طبی امداد فراہم کی جاسکے۔
- **نئے تھیلیسیمیا سینٹرز**
  - پانچ نئے مراکز قائم کیے جائیں گے، تاکہ دور دراز علاقوں کے مریضوں کو علاج فراہم کیا جاسکے۔
- **بے بی-فرینڈلی اسپتال اقدام**
- بڑے سرکاری اسپتالوں میں محفوظ، جامع اور معاون زچگی ماحول کو فروغ دینے کے لیے یہ منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔

لائیو اسٹاک اور ماہی گیری

- ویسل مانیٹرنگ سسٹم (VMS) کی تنصیب۔

- تاکہ سمندر میں ماہی گیروں کی حفاظت اور ان کی نقل و حرکت کا سراغ لگایا جاسکے، جو سمندری معاشی ترقی اور قومی سلامتی میں معاون ہو گا۔

مقامی حکومت کا بنیادی ڈھانچہ

- ڈملوٹی سے DHA واٹر پائپ لائن (10 ارب روپے)
  - جنوبی کراچی میں پانی کی فراہمی کو بہتر بنانے کا ایک اہم منصوبہ۔
- حب کینال پروجیکٹ کی تکمیل (12.7 ارب روپے)
  - شہر کو پانی کی فراہمی اور مضافاتی علاقوں میں فراہمی کو یقینی بنانے کا منصوبہ۔

عوامی صحت اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs)

- SDG سے متعلقہ منصوبوں کے لیے 45 ارب روپے مختص۔
  - 50٪ بجٹ خاص طور پر پانی کے شعبے کی اسکیموں کے لیے مختص، تاکہ صاف پانی کی رسائی اور ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

قابلِ تجدید توانائی کی رسائی

- گھروں پر مبنی سولر سسٹمز (25 ارب روپے)
  - دیہی اور کم ترقی یافتہ علاقوں کے گھروں میں آف-گرڈ سولر کی فراہمی کے لیے بلاک مختص کیا گیا ہے۔

کوآپریٹو سیکٹر ریفارم

- سندھ صوبائی کوآپریٹو بینکنگ سسٹم کا قیام
  - زرعی کوآپریٹوز اور کمیونٹی بنیاد پر ادھار دینے اور بچت کی سہولت کو فروغ دینا

جناب اسپیکر!

یہ اقدامات محض اخراجات نہیں بلکہ مواقع، پائیداری اور خوداعتمادی کے لیے سرمایہ کاری ہیں۔ سندھ حکومت اگلی

نسلوں کو صحت اور زراعت میں خود مختار بنانے کے لیے برابری، خود انحصاری اور جامع ترقی کے اصولوں پر مبنی مستقبل کی آبیاری کر رہی ہے۔

مذہبی ہم آہنگی

پورے صوبے میں مختلف مذہبی تہواروں پر خصوصی تقریبات منعقد کرنے، سندھ میں مزارات اور یادگاروں کی مرمت و بحالی، اور حضرت سچل سرمست کے مزار کی حفاظت و بحالی کے لیے مالی سال 2025-26 میں 550 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

آبپاشی کا شعبہ

آبپاشی کے شعبے کے لیے تجویز کردہ رقم 42 ارب روپے ہے، جو سندھ حکومت کے کسان برادری کی فلاح و بہبود اور صوبے کے آبپاشی نظام کی بہتری کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔

اس میں 10 ارب روپے درج ذیل منصوبوں پر خرچ کیے جائیں گے:

- اگلے سال سکھر بیراج کی بندش کے دوران NW کینال اور دادو کینال کی صفائی
- آبپاشی کے بنیادی ڈھانچے کی مستقل دیکھ بھال
- سندھ کی مختلف نہروں میں پانی کے بلا تعطل بہاؤ کو یقینی بنانا

لائیو اسٹاک اور ماہی گیری

اگلے مالی سال میں لائیو اسٹاک اور ماہی گیری کے شعبے کے لیے تجویز کردہ بجٹ 12.9 ارب روپے ہے۔ لائیو اسٹاک فارمز کو جانوروں کی مختلف نسلوں، جدید افزائش کے طریقوں، چارے کی کاشت، ماہی گیری اور ایکوا کلچر سے متعلق آگاہی کے لیے 120 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

ٹیکس کے اقدامات

جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، صوبائی اخراجات کو صوبائی آمدنی سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ہمیں اپنی ترجیحات طے کرنی ہوں گی۔ تاہم، آمدنی کو بڑھتے ہوئے اخراجات کے تناسب سے بڑھانا ممکن نہیں۔

سماجی ترقی کی موجودہ صورتحال اور عالمی مالیاتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے ہمیں ملکی وسائل کے ذریعے اضافی فنڈز مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی بنیاد پر، ہم اس سال فنانس بل پیش کر رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم معاشرے کے غریب طبقے پر کم سے کم بوجھ ڈالنے اور اس کے اثرات کو محدود کرنے کو یقینی بنا رہے ہیں۔ اس کی تفصیلات فراہم کردہ پالیسی دستاویزات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ریلیف اقدامات

تنخواہ اور پنشن

سندھ حکومت مہنگائی کو مد نظر رکھتے ہوئے (BPS 01 سے BPS 22) کے ملازمین کے لیے 10 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس تجویز کر رہی ہے، جبکہ اگلے مالی سال 2025-26 میں پنشنرز کے لیے 7 فیصد اضافے کی تجویز دی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مجموعی مالی اثر تقریباً 52 ارب روپے سالانہ ہو گا۔

سندھ حکومت BPS 01 سے BPS 06 کے ملازمین کے لیے پرسنل پے کی فراہمی جاری رکھنے کی تجویز بھی دے رہی ہے تاکہ کوئی بھی ملازم مذکورہ کیٹیگری میں کم از کم 37,000 روپے کی اجرت سے کم نہ رہے۔ اس انتظام کے تحت 216,667 ملازمین کو رواں مالی سال کے دوران معاونت فراہم کی گئی، جس کا مالی اثر 8.277 ارب روپے رہا۔ اگلے مالی سال میں 163,701 ملازمین کو یہی ریلیف فراہم کیا جائے گا، جس کا سالانہ مالی اثر 4.424 ارب روپے ہو گا۔

حکومت کی جامع پالیسیوں کے مطابق، خصوصی ملازمین کے لیے خصوصی کنوینس الاؤنس کی ماہانہ شرح کو 4,000 روپے سے بڑھا کر 6,000 روپے کرنے کی تجویز دی گئی ہے، جس کا مالی اثر 114.48 ملین روپے ہو گا۔ اس اقدام کا مقصد سرکاری خدمات تک زیادہ سے زیادہ رسائی کو یقینی بناتے ہوئے معاشرے کے محروم طبقے کو حقیقی معاونت فراہم کرنا ہے۔

سندھ حکومت 30 جون 2025 یا اس سے قبل ریٹائر ہونے والے سرکاری ملازمین کو پنشن کی تمام ادائیگیاں مکمل کر چکی ہے، جس کا مالی اثر رواں مالی سال کے دوران 35 ارب روپے رہا۔ یہ اقدام حکومت کے اپنے ملازمین کی فلاح و بہبود کے لیے مضبوط عزم اور سرکاری شعبے میں مالیاتی انتظام کے ایک نئے معیار کی عکاسی کرتا ہے۔

ٹیکس / غیر ٹیکس ریلیف

میں یہاں ہمارے ٹیکس سسٹم کو آسان بنانے اور عوام و کاروباری اداروں دونوں پر مالیاتی بوجھ کو کم کرنے کے لیے مجوزہ چند اہم تبدیلیوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ نئے مالی سال سے درج ذیل پانچ محصولات مکمل طور پر ختم کرنے کی تجویز دی گئی ہے:

- پروفیشنل ٹیکس، جو تنخواہ دار افراد اور چھوٹے کاروباروں کو متاثر کرتا ہے
- کاٹن فیس، جو زرعی اور ٹیکسٹائل سیکٹرز میں لاگت میں اضافے کا سبب بنتی ہے
- انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی، جو صوبے میں ثقافتی اور تفریحی سرگرمیوں کو فروغ دے گی
- لوکل سیس
- ڈرینیج سیس

اس کے علاوہ، موٹر وہیکل آرڈیننس کے تحت کمرشل گاڑیوں پر ٹیکس کو صرف 1,000 روپے تک کم کیا جا رہا ہے، جس سے ٹرانسپورٹرز اور سامان کی ترسیل کرنے والوں کو نمایاں ریلیف ملے گا۔

مزید برآں، موٹر سائیکلوں پر تھرڈ پارٹی انشورنس کی منسوخی کی تجویز بھی دی گئی ہے، کیونکہ اس کا نفاذ انتہائی مشکل ہے اور متعدد موٹر سائیکل صارفین کے لیے مسائل کا باعث بنتا ہے۔

ان تبدیلیوں کے ساتھ مزید ٹیکسوں اور فیسوں میں کمی کی تجاویز بھی شامل ہیں تاکہ عوام کو زیادہ فائدہ پہنچایا جا سکے۔

میوٹیشن فیس اور سیلز سرٹیفکیٹ فیس کو 1,000 روپے سے کم کر کے 500 روپے کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

سرٹیفائیڈ کاپیز کی لاگت کو 50 فیصد تک کم کیا جا رہا ہے۔

سکونتی سرٹیفکیٹ اور ہیرشپ سرٹیفکیٹ پر فیس کو 1,000 روپے سے کم کر کے 500 روپے کرنے کی تجویز ہے۔

اس کے علاوہ، موٹر تھرڈ پارٹی انشورنس پر اسٹامپ ڈیوٹی کو صرف 50 روپے تک مقرر کرنے کی تجویز دی گئی ہے تاکہ اسے سستا اور قواعد و ضوابط کی پیروی کو آسان بنایا جا سکے۔

سندھ ریونیو بورڈ

سندھ سیلز ٹیکس کے لیے مثبت فہرست کے نظام کو منفی فہرست پر مبنی نظام میں منتقل کیا جائے گا تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ تمام خدمات ٹیکس کے دائرے میں آئیں، سوائے ان خدمات کے جو منفی فہرست میں شامل ہیں۔

یہ اقدام سیلز ٹیکس کی بنیاد میں اضافہ کرے گا اور ٹیرف کے ممکنہ تنازعات اور قانونی چارہ جوئی کو بھی کم کرے گا۔

موجودہ قانون کے تحت تمام اہم خدمات ٹیکس کے دائرے میں آتی ہیں، جب کہ کچھ خدمات ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں، جس کی وجہ سے تنازعات جنم لیتے ہیں اور غیر ضروری مقدمہ بازی کی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔

اس لیے منفی فہرست کے نظام کو تبدیل کر کے تمام خدمات کو ٹیکس کے دائرے میں لایا جا رہا ہے، مگر ساتھ ہی سماجی اور ضروری خدمات کو ٹیکس سے مستثنیٰ رکھنے کا خیال بھی رکھا جائے گا، اور نئی خدمات کا ایک بڑا حصہ کم شرح ٹیکس کے تحت لایا جائے گا۔

اس کے علاوہ، چھوٹے کاروباروں کو تحفظ دیا جائے گا، اور ایسے کاروبار جن کی سالانہ آمدنی 4 ملین روپے سے کم ہے، انہیں سیلز ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ رکھا جائے گا۔

سندھ سیلز ٹیکس سے متعلق مزید سہولیات میں درج ذیل اقدامات بھی شامل ہیں۔

I. سروسز کی موجودہ 10 فیصد شرح کو کم کر کے 8 فیصد کیا جا رہا ہے۔

II. عوامی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے اور گاڑیوں پر تھرڈ پارٹی انشورنس کو فروغ دینے کے لیے اس انشورنس پر سیلز ٹیکس کی شرح کو 15 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کیا جا رہا ہے۔

III. ریسٹورنٹس اور کیٹررز کے لیے ٹیکس استثنیٰ کی حد کو سالانہ 2.5 ملین روپے کے ٹرن اوور سے بڑھا کر 5 ملین روپے تک کیا جا رہا ہے۔

IV. اس کے علاوہ، طریقہ کار کو بھی آسان بنایا جا رہا ہے، جیسے کہ خدمات پر کم شرح کو اپنانے کا طریقہ۔

یہ تمام اقدامات ٹیکس کے نظام کو آسان، منصفانہ اور عوام کے لیے زیادہ فائدہ مند بنانے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔ اس کا مقصد نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے بلکہ عوامی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانا بھی ہے۔

وکلاء اور صحافی برادری کے لیے ریلیف

- سندھ جوڈیشل اکیڈمی کی سرگرمیوں کو تیز کرنے اور عدالتی افسران کی تربیت کے لیے
- وکلاء بار ایسوسی ایشنز اور لیگل ایڈ سوسائٹی کے لیے
- سندھ میں مختلف پریس کلبوں اور مستحق صحافیوں کے انڈومنٹ فنڈ کے لیے

گرانٹ ان ایڈ کی مد میں 800 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

اقلیتوں کے لیے خصوصی سہولیات

مالی امداد، طبی علاج، اسکالرشپس، جہیز، شادیوں، اور اقلیتی برادریوں کی عبادت گاہوں کی تعمیر و مرمت کے لیے ایک ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اقلیتی برادریوں کی عمارتوں کی مرمت و بحالی اور تعمیر کے لیے 250 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہندو برادری کے غریب اور مستحق افراد کی فلاح و بہبود کے لیے پاکستان ہندو کونسل کو 50 ملین روپے کی امدادی رقم دینے کی تجویز دی گئی ہے۔

کم از کم اجرت

مالیاتی استحکام اور روزمرہ زندگی کے اخراجات میں اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم تمام اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بعد مزدوروں کے لیے کم از کم اجرت کے تعین پر نظر ثانی کریں گے۔

اختتامیہ

جناب اسپیکر!

پاکستان اس وقت ایک نازک دوراہے پر کھڑا ہے۔ ہمارے پاس بے شمار وسائل اور لامحدود صلاحیتیں موجود ہیں، جنہیں بروئے کار لانا ضروری ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہو گا جب ہم سب مل کر پاکستان کی ترقی کے لیے یکجا ہو کر کام کریں۔

جناب اسپیکر!

چاہے ہمارے راستے مختلف ہوں، ہماری منزل ایک ہونی چاہیے۔ ایک پر امن، ترقی پذیر، اور خوشحال پاکستان۔ اس منزل کی طرف پاکستان پیپلز پارٹی نے عوام کی رہنمائی کی ہے اور ہم اپنے عزم پر قائم ہیں۔

ہم اتحاد اور یکجہتی کے ذریعے صوبے اور قوم کو ترقی و خوشحالی کے راستے پر لے جا سکتے ہیں، اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں ہماری رہنمائی فرمائے گا۔

پاکستان زندہ باد!